1

# قانون کی حکمرانی

# قوانین اور قانون سازی

جس میں بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی جائے۔ ان حقوق میں سماجی مساوات، مساوی مواقع کی فراہمی، سب کے لیے یکساں قانون، سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف، فکر و ضمیر اور اظہار رائے کی آزادی، ایمان، عقیدے، عبادت اور تنظیم سازی کی آزادیاں بھی شامل ہیں۔ یہ حقوق اور آزادیاں قانون اور اخلاق عامہ کی حدود کے تابع ہوں گی.... تاکہ پاکستان کے عوام ترقی کر سکیں اور اقوامِ عالم میں جائز اور پر وقار مقام حاصل کر سکیں اور عالمی امن اور ترقی اور انسانیت کی خوشی میں مکمل کردار ادا کر سکیں۔

**پاکستان کا آئین**

**افتتاحیہ**

جبکہ فطری وقار اور انسانی کنبے کے تمام افراد کے مساوی اور غیر منقسم حقوق دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی اساس ہیں۔

**انسانی حقوق کا عالمی منشور**

**افتتاحیہ**

2018 میں، پارلیمان اور صوبائی اسمبلیوں نے کل 107 قوانین منظور کیے۔ ان میں سے 39 قوانین وفاق نے منظور کیے جن کا اطلاق پورے ملک پر ہوگا جبکہ 68 قوانین چار صوبائی اسمبلیوں نے منظور کیے تھے۔ مجموعی طور پر یہ تعداد گزشتہ برس منظور ہونے والے قوانین سے زیادہ ہے۔

اس رپورٹ میں 2018 کے قوانین کا ان کے دائرہ اختیار کے مطابق خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ صوبائی دائرہ اختیار کے تحت، سندھ نے 2018 میں سب سے زیادہ قوانین منظور کیے، تاہم، ان میں سے کئی موجودہ قوانین میں ترامیم تھیں۔

سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ رواں برس 31 مئی 2018 کو وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات (فاٹا) کو صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم کیا گیا جس کے نتیجے میں فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز (ایف سی آر) کی رٹ ختم ہوگئی۔ ایف سی آر خاص قوانین کا مجموعہ تھا جسے برطانوی سلطنت نے پشتون باغیوں پر قابو پانے کے لیے 1901 میں نافذ کیا تھا۔ ایف سی آر کے تحت، کسی ایک فرد کے جرم کا قصوروار پورے قبیلے کو ٹھہرایا جاتا ہے۔

اس برس پاکستان کی خواجہ سراء برادری کے تحفظ و فلاح کے لیے بھی ایک قانون منظور ہوا۔ اس کی بہت زیادہ ضرورت تھی کیونکہ پاکستان کی خواجہ سراء برادری امتیازی سلوک کے باعث اپنے حقوق کی خلاف

ورزیوں کے بارے میں بہت فکر مند ہے۔ پاکستان نے اب خواجہ سراؤں کے اس حق کو تسلیم کیا ہے کہ وہ اپنی تمام قومی دستاویزات پر اپنی شناخت اپنی مرضی کی صنف کے طور پر کرواسکتے ہیں۔

بچوں کے انصاف کا باضابطہ اور منظم نظام تشکیل دینے، اور بچوں کی گرفتاری وحراست کی توضیح کرنے اور اسے ضابطے میں لانے کے لیے بھی ایک قانون منظور ہوا۔ اس قانون میں بچوں کی حراست کے حوالے سے ہونے والی بدانتظامی کا اعتراف کیا گیا ہے۔ اس بدانتظامی کی وجہ بچوں کے نظامِ انصاف کے سلسلے میں سرکاری ہدایات کا فقدان ہے۔

## وفاق

2018 میں کل 39 وفاقی قوانین منظور ہوئے۔ یہ تعداد گزشتہ برس منظور شدہ قوانین سے معمولی طور پر زیادہ ہے۔

- **شاگردی ایکٹ، 2018** کا مقصد منظم شاگردی کے پروگراموں کا فروغ، تشکیل اور باضابطگی ہے۔
- **قومی کمیشن برائے حقوق نسواں (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے قومی کمیشن برائے حقوق نسواں ایکٹ 2012 میں ترمیم کی ہے۔ ایکٹ 2012 کے سیکشن 4 میں ترمیم کی گئی اور ایک نیا ذیلی سیکشن (6) شامل کیا گیا جس کی رو سے نشست خالی ہونے کے 30 دن کے اندر نئے چیئر پرسن کی تعیناتی کی جائے گی۔
- **پاکستان کمیشن برائے قانون وانصاف (ترمیمی) ایکٹ 2018** نے پاکستان کمیشن برائے قانون وانصاف آرڈیننس 1979 میں ترمیم کی ہے۔
- **انسداد دہشت گردی (ترمیمی) ایکٹ 2018** نے انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997 میں ترمیم کی ہے۔
- **شہید ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل یونیورسٹی، اسلام آباد (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے شہید ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل یونیورسٹی اسلام آباد ایکٹ 2013 میں ترمیم کی ہے۔
- **بحری بیمہ کاری ایکٹ، 2018** نے بحری بیمہ کاری کے معاملات کو باضابطہ کیا ہے۔
- **نیشنل یونیورسٹی ٹیکنالوجی جیکٹ 2018** کا مقصد تھا تاکہ ملکی معیشت کے تمام شعبوں میں پیشہ وارانہ اور مہارت یافتہ افرادی قوت کی ضرورت کو پورا کیا جاسکے اور ٹیکنالوجی وتحقیق کو فروغ دیا جاسکے۔
- **نیشنل اسمبلی سیکرٹریٹ ایمپلائز ایکٹ 2018** کا مقصد قومی اسمبلی میں لوگوں کی بھرتی اور ملازمت کے معاملات کو باضابطہ بنانا ہے۔
- **نیشنل سکلز یونیورسٹی اسلام آباد ایکٹ، 2018** کا مقصد قومی ادارہ برائے سائنس وپیشہ ورانہ تعلیم اسلام آباد کو نیشنل سکلز یونیورسٹی کا درجہ دینا تھا۔ قانون نے یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے قیام اور ان کے امور کے بارے میں بھی انتظامات متعارف کروائے ہیں۔

- **پاکستان بیت المال ایکٹ (ترمیمی)، 2018** نے پاکستان بیت المال ایکٹ، 1991 میں ترمیم کی ہے۔ معذوری کے شکار افراد کے لیے بحالی نو مراکز کے قیام کے لیے ایک شق ترامیم کا حصہ ہے۔
- **کارپوریٹ عالمی نوا ایکٹ، 2018** لڑکھڑاتے کارپوریٹ اداروں اوران کے کاروبار کی بحالی نو اور تنظیم نو کا تقاضا کرتا ہے تاکہ معاشی نمو وترقی کی حوصلہ افزائی ہوسکے۔
- **عدالت عظمیٰ پاکستان اور عدالت عالیہ (دائرہ اختیار کا وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات پر اطلاق) ایکٹ، 2018** نے عدالت عظمیٰ پاکستان اور پشاور ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار کو وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقہ جات (فاٹا) تک توسیع دی ہے۔
- **کامسیٹس یونیورسٹی اسلام آباد ایکٹ، 2018** نے کامسیٹس انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اسلام آباد کو کامیٹس یونیورسٹی کا درجہ دیا ہے۔
- **بجلی کی پیداوار، منتقلی اور تقسیم کی ضابطہ کاری (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے بجلی کی پیداوار، منتقلی اور تقسیم کی ضابطہ کاری ایکٹ 1997 کو تبدیل کیا ہے۔
- **فوجداری قوانین (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے ضابطہ تعزیرات پاکستان 1860 اور مجموعہ تعزیرات 1898 میں ترمیم کی ہے۔
- **خواجہ سراء افراد (تحفظ وحقوق) ایکٹ، 2018** کا مقصد خواجہ سرا برادری کے حقوق کا تحفظ اوران کی بحالی نو ہے۔ اس قانون کی بدولت خواجہ سراؤں کے پاس حق ہے کہ ان کی وہی صنفی شناخت تسلیم کی جائے جس صنف سے ان کے خیال کے مطابق وہ تعلق رکھتے ہیں۔ ایکٹ کا تقاضا ہے کہ ان سے تعلیم، صحت، اور سرکاری ونجی اداروں میں روزگار سمیت دیگر شعبوں میں امتیاز نہ برتا جائے۔ یہ قانون انہیں ان کی صنف کے اعتبار سے وراثت کا حق بھی فراہم کرتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 25 الف کے تحت حکومت خواجہ سراؤں کی مفت اور لازمی تعلیم کے لیے اقدامات کرے گی۔
- **اسلام آباد طبی نگہداشت ضابطہ کاری ایکٹ، 2018** کا مقصد اسلام آباد طبی نگہداشت ضابطہ کار اتھارٹی کا قیام تھا تاکہ اسلام آباد کے باشندوں کو صحت کی معیاری سہولیات میسر ہوں اور شعبہ صحت میں معیاری اصولوں پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔
- **ادارہ برائے سائنس وٹیکنالوجی بہاولپور ایکٹ، 2018** کا مقصد ادارہ برائے سائنس وٹیکنالوجی بہاولپور کا قیام ہے جسے سند عطا کرنے کا اختیار ہوگا۔
- **تارکین وطن کی اسمگلنگ کی روک تھام ایکٹ، 2018** کا مقصد زمینی/سمندری اور فضائی راستوں سے تارکین وطن کی اسمگلنگ پر قابو پانا تھا۔ اس کا مقصد اسمگل ہونے والے تارکین وطن افراد کا تحفظ اور اس حوالے سے ملکی

وعالمی تعاون کوفروغ دینا بھی تھا۔ ہر وہ فرد جو تارکین وطن لوگوں کی اسمگلنگ کا مرتکب ہوگا یا اسمگلنگ کرنے کی کوشش کرے گا، اسے جیل میں ڈالا جائے گا۔

- **ہیلتھ سروسز اکیڈمی (تنظیم نو) ایکٹ، 2018** ہیلتھ سروسز اکیڈمی کی تنظیم نو کر کے اسے سند عطا کرنے والا ادارہ بنانا چاہتا ہے۔ ایکٹ ادارے کی تشکیل، فرائض اور ڈھانچے کے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔
- **بچوں کے نظام انصاف کا ایکٹ، 2018** نے بچوں کے لیے فوجداری نظام انصاف مہیا کیا ہے۔ کمسن فرد سے مراد وہ بچہ ہے جس کی عمر اٹھارہ برس سے کم ہو اور جس کے ساتھ جرائم کے معاملات میں بالغ افراد سے مختلف طریقے سے نبٹا جائے۔ قانون نے جوینائل عدالت بھی قائم کی ہے جو جرائم کی سماعت شروع کرنے کے بعد چھ ماہ کے اندر مقدمے کا فیصلہ سنائے گی۔ جرم سرزد ہونے کے اگر کوئی فرد کمسن تھا تو اسے اس جرم پر سزائے موت نہیں دی جاسکتی۔ انہیں ہتھکڑی نہیں لگائی جائے گی اور نہ ہی دوران حراست انہیں جسمانی سزا دی جانی چاہیے۔ قانون میں بچیوں کے تحفظ کے لیے خصوصی دفعات بھی ہیں۔
- **اسلام آباد دارالحکومت چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ، 2018** کا مقصد اسلام آباد میں مقیم بچوں کی انتہائی نگہداشت اور تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ قانون نے بچے کے مفادات کا تعین کرنے والے عوامل بھی بنائے ہیں۔ اس قانون نے چائلڈ پروٹیکشن ایڈوائزری بورڈ بھی تشکیل دیا ہے جو بچوں کے حقوق کے نفاذ سے متعلق معاملات پر حکومت کو مشورے دے گا۔ سیکشن 17 عدالت میں درخواست دائر کرنے کا طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ کمسن بچی کے تحفظ کا خاص بندوبست کیا گیا ہے۔ اسے کسی مرد کی نگہداشت میں یا بچوں کے تحفظ پر مامور مرد افسر کے حوالے نہیں کیا جاسکتا۔ جس بچے کا معاملہ زیر غور ہو اس کی شناخت اور رپورٹ کو صیغہ راز میں رکھنا ضروری ہے۔
- **مالیاتی ایکٹ، 2018 کا مقصد یکم جولائی 2018** کو شروع ہونے والے سال کے لیے وفاقی حکومت کی پیش کردہ مالیاتی تجاویز کو عملی شکل دینا اور بعض قوانین میں تبدیلی لانا ہے۔
- **نیشنل سوک ایجوکیشن کمیشن ایکٹ، 2018** کا مقصد شہریوں کو بنیادی حقوق وفرائض کی آگاہی دے کر شہری تعلیم کو فروغ دینا ہے۔ قانون سازی کا مقصد نوجوانوں کو آئین، سیاسی شعور اور ملکی قوانین کے احترام کے متعلق تعلیم دینا ہے۔
- **وفاقی ملازمین بہبود فنڈ و گروپ انشورنس (ترمیمی) ایکٹ 2018** نے وفاقی ملازمین بہبود فنڈ و گروپ انشورنس ایکٹ 1969 کو تبدیل کیا ہے۔ قانون کہتا ہے کہ اگر کوئی ملازم سلامتی سے متعلق فرائض انجام دیتے وقت مرجائے تو اس کی/کے شریک حیات کو زندگی بھر ماہانہ بہبود فنڈ ملے گا اور قانون میں اس خاص معاملے کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا ہے۔
- **پریشانی وحراست کا شکار خواتین فنڈ (ترمیمی) ایکٹ 2018** نے پریشانی وحراست کا شکار خواتین فنڈ ایکٹ 1996 کو تبدیل کیا ہے۔

- **کوآپریٹوز کے لیے وفاقی بینک کا قیام اور کوآپریٹو بینکنگ کی ضابطہ کاری (تنسیخ) ایکٹ، 2018** کو منسوخ کر دیا گیا کیونکہ ساری رسمی کارروائی اور تصفیے کے بعد 2014 میں ایف بی سی کو ختم کر دیا گیا تھا۔
- **ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن (تنسیخ) ایکٹ، 2018** نے ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن (تنسیخ) ایکٹ 1952 کو کالعدم کر دیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بے اثر اور متروک ہو گیا تھا۔
- **دی سرسید کیس (انجینیئرنگ میں جدید علوم کا مرکز) انسٹی ٹیوٹ ٹیکنالوجی، اسلام آباد، ایکٹ، 2018** کا مقصد اس مرکز کے قیام اور اس کے قیام وانتظامات سے متعلق تمام معاملات سے نبٹنا ہے۔
- **ادارہ برائے فنون وثقافت ایکٹ، 2018** کا مقصد اس ادارے کا قیام، اس کی تشکیل، فرائض اور ان سے متعلق امور طے کرنا ہے۔
- **گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس (ترمیمی) ایکٹ، 2018** کا مقصد گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس ایکٹ 2018 میں ترمیم لانا تھا۔
- **نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ (ترمیمی) ایکٹ، 2017** نے مناسب مالی وسائل مختص کر کے اور تمام انتظامی سطحوں پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے مالیاتی اور ادارہ جاتی خدوخال کو جدید خطوط پر استوار کر کے اسے مزید موثر اور صنف کے لحاظ سے کارگر بنایا ہے۔
- **لوگوں کی اسمگلنگ پر روک تھام کا ایکٹ، 2018** کا مقصد خاص طور پر عورتوں اور بچوں کی اسمگلنگ پر قابو پانا ہے۔ کوئی بھی فرد جو کسی بھی ذریعے سے کسی دوسرے فرد کو جسمانی/تجارتی/جنسی افعال پر مجبور کرتا ہے، اسمگلنگ کے جرم کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا اور اسے دس برس قید کی سزا یا دس لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ اس قانون کے تحت جرائم، قابل دست اندازی اور ناقابل ضمانت ہیں۔ انسانی اسمگلنگ پر روک تھام اور کنٹرول آرڈیننس 2002 منسوخ کر دیا گیا ہے۔
- **صدر کی تنخواہ، الاؤنسز اور مراعات (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے صدر کی تنخواہ، الاؤنسز اور مراعات (ترمیمی) ایکٹ 1975 میں ترمیم کی ہے۔ اس کا مقصد تنخواہ میں اضافے کے عوامل کا تعین کر کے صدر کی ماہانہ تنخواہ کو باضابطہ بنانا بھی ہے۔
- **لیگل پریکٹیشنرز و بار کونسلز (ترمیمی) ایکٹ، 2018** کا مقصد لیگل پریکٹیشنرز و بار کونسلز ایکٹ 1973 میں ترمیم کرنا ہے۔

درج ذیل ترامیم کی گئیں۔

- 1973 کے ایکٹ xxx کے سیکشن 2 میں ترمیم
- 1973 کے ایکٹ xxx کے سیکشن 4 میں ترمیم
- 1973 کے ایکٹ xxx کے سیکشن 5 الف میں ترمیم

- 1973 کے ایکٹ xxx کے سیکشن 11 الف میں ترمیم
- 1973 کے ایکٹ xxx کے سیکشن 13 میں ترمیم
- آئینی (پچیسویں ترمیم) ایکٹ، **2018** نے وفاق کے زیر انتظام علاقوں (فاٹا) کے صوبہ خیبر پختونخوا میں انضمام کی منظوری دی۔ اس ترمیم کا مقصد صوبائی ووفاقی اسمبلیوں میں نشستوں کی تعداد میں اضافہ کرنا تھا۔ 2018 میں نشستوں کی تخصیص میں یوں ترمیم کی گئی:

| | عام نشستیں | عورتوں کی نشستیں | کل نشستیں | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | **2017** | **2018** | **2017** | **2018** | **2017** | **2018** |
| بلوچستان | 14 | 16 | 3 | 4 | 17 | 20 |
| پنجاب | 148 | 141 | 35 | 32 | 183 | 173 |
| سندھ | 61 | 61 | 14 | 14 | 75 | 75 |
| خیبر پختونخوا | 35 | 45 | 8 | 10 | 43 | 55 |
| وفاقی دارالحکومت | 2 | 3 | - | - | 2 | 3 |
| کل | **260** | **266** | **60** | **60** | **320** | **326** |

- مالیاتی ضمنی (ترمیمی) ایکٹ، **2018** نے ٹیکسوں اور محصولات سے متعلق قوانین کو تبدیل کیا ہے۔ درج ذیل قوانین میں بھی تبدیلیاں کی گئیں:
- کسٹمز ایکٹ (IV بابت 1969) میں ترمیم
- سیلز ٹیکس ایکٹ 1990 میں ترمیم
- انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 (XLIX بابت 2001) میں ترمیم
- فیڈرل ایکسائز ایکٹ 2005 میں ترمیم
- مغربی پاکستان کم عمری میں سگریٹ نوشی (تنسیخ) ایکٹ، 2018 نے اسلام آباد دارالحکومت علاقے کی حد تک مغربی پاکستان کم عمری میں سگریٹ نوشی آرڈیننس 1959 کو ختم کیا ہے۔

# صوبائی قوانین

## پنجاب

پنجاب کی صوبائی اسمبلی کے منظور شدہ 23 قوانین کا خلاصہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔ پنجاب پاکستان کے بڑے صوبوں میں سے ایک ہونے کی حیثیت سے قانون سازی کے معاملات میں کافی حد تک سرگرم رہا ہے۔

- **بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (تنسیخ) ایکٹ، 2018** نے بی ڈی اے ایکٹ 1991 کو منسوخ کیا ہے تا کہ شہروں کے قیام کے ایکٹ 1976 کی دفعات کے تحت بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی قائم ہو سکے۔ منسوخ شدہ قانون کی کارروائیاں اس وقت تک فعال رہیں گی جب تک انہیں منسوخ نہیں کیا جاتا۔
- **چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور ایکٹ، 2018** کا مقصد جانوروں کی صحت کے تحفظ کے لیے متعلقہ سرگرمیوں کا فروغ ہے۔
- **پنجاب گروی مشقت نظام (خاتمہ) (ترمیمی) ایکٹ 2018** نے گروی مشقت نظام (خاتمہ) ایکٹ 1992 (III بابت 1992) کو تبدیل کیا ہے تا کہ دیگر چیزوں کے علاوہ، گروی یا جبری مشقت کے شکار لوگوں کے استحصال کے خاتمے کا بندوبست ہو سکے۔ قانون کا دائرہ کار وسیع کر کے جبری مشقت کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔
- **دھماکہ خیز مواد (پنجاب ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے دھماکہ خیز مواد ایکٹ 1908 کے سیکشن 7 میں ایک ترمیم کی ہے جس کی رو سے اس قانون کے تحت کسی جرم کے لیے کسی فرد کا ٹرائل صوبائی حکومت کی رضامندی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ قانونی کارروائیوں میں تاخیر سے بچنے کے لیے ترمیمی ایکٹ شرط عائد کرتا ہے کہ اگر صوبائی حکومت 60 دنوں کے اندر جواب نہ دے تو فرض کر لیا جائے گا کہ اس نے رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔
- **مجموعہ ضابطہ دیوانی (پنجاب ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908 کی بعض دفعات کو اپ ڈیٹ کیا ہے۔
- **حد بندی (پنجاب ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے حد بندی ایکٹ 1908 میں ترمیم کی ہے اور سی سی پی 1908 کے سیکشن 115 کے تحت نظر ثانی کی پٹیشن دائر کرنے کے لیے 90 دنوں کی مہلت دی ہے۔
- **پنجاب زرعی مارکیٹنگ نگران اتھارٹی ایکٹ، 2018** نے زرعی پیداوار کو باضابطہ بنانے اور اس میں اضافہ کرنے اور زرعی تجارت کی ترقی میں مدد کی ہے۔
- **پنجاب قرآن پاک کی لازمی تعلیم ایکٹ، 2018** کا مقصد صوبہ پنجاب کے تمام تعلیمی اداروں میں قرآن پاک کی تعلیم لازمی قرار دینا ہے۔
- **پنجاب کریمنل پراسیکیوشن انسپکٹوریٹ ایکٹ 2018** نے پنجاب کریمنل پراسیکیوشن سروس کی نگرانی اور معائنے کا موثر نظام متعارف کروایا ہے۔
- **پنجاب ہیپاٹائٹس ایکٹ، 2018** نے ہیپاٹائٹس کے مرض پر نظر رکھنے، اس کی تشخیص و معالجے اور روک تھام کے لیے بندوبست کیا ہے۔
- **پنجاب قانونی امداد ایکٹ، 2018** نے مفلس لوگوں کی قانونی امداد کے لیے قانونی امداد کی ایجنسیاں تشکیل دی ہیں۔

- **پنجاب سروس باضابطگی ایکٹ، 2018** کا مقصد کنٹریکٹ ملازمین کی ملازمت کو باضابطہ بنانا ہے۔
- **پنجاب سکھ آنند کراج میرج ایکٹ 2018** کا مقصد سکھوں کی شادیوں جنہیں عرف عام میں آنند کراج کہتے ہیں کی باضابطہ انجام دہی اوران کا اندراج کرنا ہے۔
- **پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور ایکٹ، 2018** کا مقصد پنجاب تیانجن ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور قائم کرنا ہے۔اس قانون نے مذکورہ یونیورسٹی کی تشکیل اور انتظام وانصرام کے لیے لائحہ عمل تشکیل دیا ہے۔
- **پنجاب یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی سول ایکٹ 2018**، کا مقصد ٹیکنالوجی یونیورسٹی رسول کا قیام ہے۔قانون یہ بتاتا ہے کہ یونیورسٹی کا انتظام وانصرام کیسے چلایا جائے گا اور شعبوں کے کارہائے منصبی کے بارے میں تفصیلات فراہم کرتا ہے۔
- **پنجاب گواہ تحفظ ایکٹ، 2018** کا مقصد فوجداری مقدمات میں گواہوں اور دیگر متعلقہ لوگوں کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔اس نے ایک گواہ تحفظ بورڈ قائم کیا ہے جو اس قانون کے مقاصد کے حصول کے لیے رہنما اصول مرتب کرے گا۔کوئی بھی متاثرہ شخص، گواہ یا فوجداری کارروائیوں سے منسلک کوئی فرد اس قانون کے تحت تحفظ کے لیے درخواست دائر کرسکتا ہے۔ درخواست دائر ہونے کے بعد، حکومت، محکمہ انسداد دہشت گردی، پبلک پراسیکیوٹر، اور عدالت دیکھے گی کہ اس شخص کو خطرہ لاحق ہے کہ نہیں۔
- **پنجاب تعلیمی اقدامات مینجمنٹ اتھارٹی ایکٹ، 2018** نے پنجاب تعلیمی اقدامات مینجمنٹ اتھارٹی تشکیل دی ہے اوراس کے فرائض اور متعلقہ معاملات کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں۔
- **پنجاب سیف میڈیکل سپلائز اتھارٹی ایکٹ، 2018** کا مقصد ادویات اور طبی آلات کا حصول اور پھر پاکستان میں صحت کے سرکاری مراکز کو ان کی فراہمی یقینی بنانا ہے۔
- **پنجاب زکوۃ وعشر ایکٹ، 2018** نے صوبہ پنجاب میں زکوۃ وعشر کے تخمینے، وصولی اور تقسیم کے متعلق تفصیلات بیان کی ہیں۔
- **نارووال یونیورسٹی ایکٹ، 2018** نے نارووال یونیورسٹی قائم کی ہے اور اس کی تشکیل وفرائض سے متعلق معلومات فراہم کی ہیں۔
- **سیالکوٹ یونیورسٹی ایکٹ، 2018** کا مقصد سیالکوٹ یونیورسٹی کا قیام اوراس کے انتظام وانصرام سے متعلق تمام معاملات کے بارے میں تفصیلات فراہم کرنا ہے۔
- **پنجاب مالیاتی ایکٹ 2018** کا مقصد صوبہ پنجاب میں بعض ٹیکس اور محصولات لاگو کرنا، تبدیلی کرنا اوران میں بہتری لانا ہے۔

# بلوچستان

ذیل میں ان قوانین کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے جو بلوچستان کی صوبائی اسمبلی نے 2018 میں منظور کیے تھے۔ ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہونے کے باوجود، بلوچستان نے 2018 میں صرف چھ قوانین منظور کیے جن میں چار ترامیم تھیں۔ بلوچستان میں قانون سازی کی سرگرمی کی کمی معلوم ہوتی ہے خاص طور پر انسانی حقوق کی آگاہی کے حوالے سے۔

- **بلوچستان کمسن تمباکونوشی (بلوچستان تنسیخ) ایکٹ 2018** نے بلوچستان کمسن تمباکونوشی آرڈیننس 1959 (مغربی پاکستان آرڈیننس 1950,xii) کو ختم کیا
- **بلوچستان سینموں میں تمباکونوشی کی ممانعت (بلوچستان تنسیخ) ایکٹ 4 بابت 2018** نے بلوچستان سینما گھروں میں تمباکونوشی کی ممانعات آرڈیننس 1960 (مغربی پاکستان آرڈیننس IV بابت 1960) کو ختم کیا ہے۔
- **بلوچستان مالیاتی ایکٹ 2018** کا نفاذ یکم جولائی 2018 کو شروع ہوا اور یہ قبائلی علاقوں کے علاوہ پورے بلوچستان پر لاگو ہے، اس قانون نے ذیل میں بیان لوگوں/اداروں پر واجب الاداٹیکس کا نرخ متعین کیا ہے:

1 ٹھیکیدار/سپلائرز
2 میڈیکل پریکٹیشنرز
3 نجی ہسپتال/تشخیصی مراکز چلانے والے لوگ
4 ہوٹل

- **بلوچستان پبلک سروس کمیشن ایکٹ IV بابت 2018** نے بلوچستان پبلک سروس کمیشن ایکٹ II بابت 1989 میں ترمیم کی ہے تاکہ اسے آئین کے آرٹیکل 242 کی مطابقت میں لایا جائے۔ 1989 کے قانون میں ایک نیا ذیلی سیکشن (3) شامل کیا گیا ہے۔ اس قانون کی رو سے گورنر 15 دنوں کے اندر وزیراعلیٰ کو مشورے پر دوبارہ غور کرنے کا کہہ سکتے ہیں جو مذکور ایام کے اندر مشورے پر عمل کرنے کے پابند ہوں گے۔ قانون میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر سیکشن تین الف میں طے شدہ طریقہ کار پر عمل نہیں ہوتا تو پھر اس کے کیا نتائج نکلیں گے۔
- **اقلیتوں کی مشترکہ املاک کا تحفظ بلوچستان ایکٹ XIV بابت 2018** اقلیتوں کی املاک کے تحفظ کا مطالبہ کرتا ہے اور قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ قانون میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر قبضہ گیروں نے مذکورہ جائیداد پر قبضہ کرلیا تو پھر کیا کارروائی ہوگی اور کیا سزا لاگو ہوگی۔
- **بلوچستان سول سرونٹس (ترمیمی) ایکٹ XV بابت 2018** بلوچستان سول سرونٹس ایکٹ 1974 میں مزید ترمیم لانے کے لیے منظور کیا گیا۔ سیکشن 22، ذیلی سیکشن (2) میں ترامیم کی گئیں۔

# خیبر پختونخوا

ذیل میں ان 14 قوانین کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے جو خیبر پختونخوا کی اسمبلی نے 2018 میں منظور کیے تھے۔ شادی کے معاملات اور عورتوں کو ہراسانی سے تحفظ فراہم کرنے سے متعلق قوانین ظاہر کرتے ہیں کہ معاشرے میں عورتوں کی حالت کے حوالے سے پاکستان کے نظام میں تبدیلی آئی ہے۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں کہ محض قوانین کی منظوری سے معاشرتی رویے خود بخود تبدیل ہو جائیں گے۔

- **خیبر پختونخوا مالیاتی (ترمیمی) ایکٹ، 2018** کا مقصد خیبر پختونخوا مالیاتی ایکٹ 2018 میں ترمیم کرنا ہے تاکہ صوبہ خیبر پختونخوا میں مزید ٹیکس عائد کیے جائیں، گزشتہ ٹیکسوں کو جاری رکھا جائے اور بعض ٹیکسوں پر نظر ثانی کی جائے۔
- **خیبر پختونخوا بچوں کی حفاظت و بہبود (ترمیمی) ایکٹ، 2018** کا مقصد خیبر پختونخوا بچوں کی حفاظت و بہبود ایکٹ 2010 میں ترمیم کرتا تھا۔ سیکشن 14,21، 13، 11، 9، 5، 4، 3، 2 میں ترمیم کی گئی۔
- **خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز ریفارمز (ترمیمی) ایکٹ 2018** کا مقصد خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز ایکٹ 2015 میں مزید ترمیم کرنا تھا۔ ایسے اداروں میں پالیسی بورڈ کی تشکیل کے لیے سیکشن 4 الف کا اضافہ کیا گیا۔
- **خیبر پختونخوا ایمپلائز ایلیمنٹری وسکینڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (تقرری اور ملازمتوں کی باضابطگی) (ترمیمی) ایکٹ، 2018** کا مقصد خیبر پختونخوا ایمپلائز ایلمنٹری وسکینڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (تقرری اور ملازمتوں کی باضابطگی) ایکٹ 2017 میں انتظامی ترامیم کرنا تھا۔
- **خیبر پختونخوا ایمپلائز ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ (ملازمتوں کی باضابطگی) (ترمیمی) ایکٹ 2018** خیبر پختونخوا ایمپلائز ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ (ملازمتوں کی باضابطگی) ایکٹ 2017 میں ترمیم لانے کے لیے منظور کیا گیا۔ ترمیم کے ذریعے قانون کا سیکشن 5 بدلا گیا۔
- **خیبر پختونخوا صوبائی عمارت (مینجمنٹ، کنٹرول اور لاٹمنٹ) ایکٹ، 2018** خیبر پختونخوا کے سرکاری شعبوں/ دفاتر/ اور عوامی عہدیداران کے دفاتر کی عمارتوں کے انتظام وانصرام، کنٹرول، الاٹمنٹ اور الاٹمنٹ کی منسوخی کے بارے میں تفصیلات فراہم کرتا ہے۔
- **خیبر پختونخوا مقامی حکومت (ترمیمی) ایکٹ 2018** نے خیبر پختونخوا مقامی حکومت ایکٹ 2013 میں ترمیم کی ہے۔ یہ بتانا ہے کہ مقامی حکومت کے اکاؤنٹس اور ان کی جانچ پڑتال کیسے کی جائے گی۔ قانون یہ بھی بتاتا ہے کہ اگر ناظم/ضلعی کونسل/تحصیل کونسل/ ویلیج نیبر ہڈ کونسل کی نشست خالی ہو جائے تو پھر کیا طریقہ کار اپنایا جائے گا۔
- **خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کا قیام (ترمیمی) ایکٹ 2018** نے خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ

ایکٹ 2011 میں ترمیم کی ہے۔ یہ قانون خیبر پختونخوا انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے قیام کے بارے میں تفصیلات فراہم کرتا ہے تا کہ صوبے کے سرکاری و نجی شعبوں کے لیے انفارمیشن و ٹیکنالوجی والی خدمات و تعلیم کو باضابطہ بنایا جائے۔

- **خیبر پختونخوا جامعات (ترمیمی) ایکٹ X1 بابت 2018** نے خیبر پختونخوا جامعات ایکٹ 2012 میں ترمیم کی ہے اور خیبر پختونخوا جامعات ایکٹ 2012 میں درج ذیل نئی جامعات کا اضافہ کیا ہے۔

1 یونیورسٹی آف لکی مروت

2 زرعی یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

3 یونیورسٹی انجینئرنگ و ٹیکنالوجی مردان

4 خیبر پختونخوا شادی کی انجام دہی کے امور (نمائشی تقاریب اور فضول خرچی کی ممانعت) بل 2018 کا مقصد فضول خرچی پر پابندیاں عائد کر کے شادی کے امور کو ضابطے میں لانا ہے۔ یہ قانون درج ذیل کی بھی ممانعت کرتا ہے۔

1 تقریب کے اوقات

2 دلہن کو تحائف

3 نمائشی تقاریب

- **خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن آرڈیننس 1978 اور میرٹ پر ترقی/بھرتی یا ابتدائی تقرری کے لیے ہونے والے امتحانات کے طریقہ کار کو تبدیل کیا ہے۔
- **خیبر پختونخوا جائے ملازمت پر عورتوں کو ہراسانی سے تحفظ (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے خیبر پختونخوا جائے ملازمت پر عورتوں کو ہراسانی سے تحفظ ایکٹ 2010 میں ترمیم کی ہے۔ اس کے علاوہ، اس قانون نے محتسب کی تقرری کا طریقہ کار بھی فراہم کیا ہے۔
- **خیبر پختونخوا ایمپلائز (ملازمتوں کی باضابطگی) ایکٹ، 2018** نے ان ملازمتوں کی تقرری کا طریقہ کار فراہم کیا ہے اور ان کی ملازمتوں کو باضابطہ بنایا ہے جو خیبر پختونخوا میں سول پوسٹوں پر عارضی بنیادوں اور پراجیکٹ پوسٹوں پر معاہدے کی بنیاد پر رکھے جاتے ہیں۔

## سندھ

**ذیل میں ان قوانین کا خلاصہ ہے جو سندھ کی صوبائی اسمبلی نے 2018 میں منظور کیے تھے۔** ان میں 14 ترامیم بھی شامل ہیں جو پہلے سے موجود قوانین میں کی گئیں۔ اس سال بھی، صوبہ سندھ نے دیگر صوبوں

سے زیادہ قوانین منظور کیے۔

- **سندھ پبلک پروکیورمنٹ (ترمیمی) ایکٹ، 2017** نے سندھ پبلک پروکیورمنٹ، ایکٹ، 2009 کے سیکشن 2، دفعہ (P) میں ترمیم کرکے "سروسز" کی تعریف میں تبدیلی کی ہے۔
- **ضابطہ تعزیرات (سندھ ترمیمی) ایکٹ 2017** نے مجموعہ ضابطہ تعزیرات 1898 میں سندھ کی حد تک ترمیم کی ہے۔ سیکشن 144، سیکشن (الف)، (ب)، (ج) (د) (ہ) میں تبدیلی کی گئی ہے۔
- **سندھ سروسز سیلز ٹیکس (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے سندھ سروسز سیلز ٹیکس ایکٹ 2011 میں ترمیم کرکے اس کے سیکشن 4 اور 84 تبدیل کیے ہیں۔
- **سندھ قرآن پاک (چھپائی، ریکارڈنگ اور نقصان زدہ یا شہید اور مقدس اوراق کا بندوبست) ایکٹ، 2018** قرآن پاک کے ترجمے، مسودہ سازی، بندوبست جیسے معاملات اور اس قانون کے خلاف جرائم سے نبٹنے کے لیے ضروری اقدامات فراہم کرتا ہے۔ اس قانون نے قرآن پاک کی چھپائی (اور ریکارڈنگ کی غلطیوں کا تدارک) ایکٹ 1973 کو صوبہ سندھ کی حد تک ختم کردیا ہے۔
- **مغربی پاکستان ہائی ویز (سندھ ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے صوبہ سندھ کی حد تک مغربی پاکستان ہائی ویز آرڈی نینس 1959 کو منسوخ کیا ہے۔
- **یونیورسٹی آف ماڈرن سائنسز ٹنڈو محمد خان ایکٹ 2017** کا مقصد یونیورسٹی آف ماڈرن سائنسز کو اپ گریڈ کرنا اور اس کی تشکیل نو ہے تاکہ زیادہ منظم اور عمدہ معیار کی اعلیٰ تعلیم فراہم کی جائے جس طرح کہ قانون میں بتایا گیا ہے۔ قانون وسیع تر تحقیق، اور اشاعتوں، امتحانات اور تعلیمی اسناد جاری کرنے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔
- **سہیل یونیورسٹی ایکٹ 2017 (سندھ ایکٹ xiii بابت 2018)** سہیل یونیورسٹی کے قیام کا تقاضا کرتا ہے تاکہ قانون میں درج اچھے اور اعلیٰ معیار کی تعلیم دی جاسکے۔ قانون وسیع تر تحقیق، اور اشاعتوں، امتحانات اور تعلیمی اسناد جاری کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔
- **سندھ زچگی فوائد ایکٹ 2018** سرکاری و نجی اداروں میں کام کرنے والی عورتوں کو زچگی کے فوائد، بچے کی مناسب دیکھ بھال اور ملازمت کے تحفظ کے حقوق فراہم کرتا ہے۔ قانون کی رو سے ملازمت کرنے والی عورتوں کو زچگی تعطیل لینے کا حق حاصل ہے اور یہ قانون ایسی عورتوں کو آرام کرنے کا حق فراہم کرتا ہے جن کے ہاں بچے کی پیدائش ہوتا کہ ان کی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں توازن پیدا ہو سکے۔
- **سندھ استھٹیک اینڈ لیزر ٹریٹمنٹ ایکٹ 2018** علاج معالجہ کے اداروں میں لیزر اور استھیٹک جلد کے علاج سے متعلق معاملات کی باضابطگی کو یقینی بنانے کے لیے دفعات موجود ہیں تاکہ لوگوں کو ان ناتجربہ کار اور دھوکہ دہی پر مبنی رجحانات سے بچایا جاسکے جن سے جلد کے پھٹنے اور زخمی ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔

- **ایمان انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ وسائنسز کراچی ایکٹ 2018** کا مقصد الحمد تعلیمی سوسائٹی کے ذریعے کراچی میں ایمان انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ وسائنسز کا قیام ہے۔ الحمد تعلیمی سوسائٹی نے مذکورہ ادارہ بنانے، اس کا انتظام وانصرام چلانے اور دیکھ بھال کرنے اور اسے چلانے کی حامی بھری ہے۔
- **سندھ سپورٹس بورڈ (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے سندھ سپورٹس بورڈ آرڈیننس 1980 کی بعض دفعات کو تبدیل کیا ہے۔
- **معاہدے پر بھرتی اساتذہ کو باضابطہ بنانے کا سندھ ایکٹ، 2018** کا مقصد ان اساتذہ کی ملازمت کو باضابطہ بنانا ہے جو 2014 میں نیشنل ٹیسٹنگ سروس (این ٹی ایس) کے ذریعے معاہدے کی بنیاد پر، اور اساتذہ بھرتی پالیسی (ٹی آر پی) 2012 اور ٹی آر پی۔2008 کے تحت سندھ یونیورسٹی میں تعینات ہوئے تھے۔
- **ضیاء الدین یونیورسٹی (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے ضیاء الدین یونیورسٹی ایکٹ 1995 کے سیکشن 5، دفعہ (xiv)، سیکشن 8(1) اور سیکشن 18 کو تبدیل کیا ہے۔
- **سندھ ورکرز ویلفیئر فنڈ (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے سندھ ورکرز ویلفیئر فنڈ ایکٹ 2004 کے سیکشن 3(2) اور سیکشن 9(2) کو تبدیل کیا ہے۔
- **سندھ کم از کم معاوضہ جات (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے سندھ کم از کم معاوضہ جات ایکٹ 2015 کے سیکشن 3(1) کو تبدیل کیا ہے۔
- **سندھ ایمپلائز سوشل سکیورٹی (ترمیمی) ایکٹ 2018** نے سندھ ایمپلائز سوشل سکیورٹی ایکٹ 2016 کے سیکشن (1),20(1),(4),7(1),5(1),3,2,21,23,26,32,38,39,44,57,61,62,74,75 اور 84 کو تبدیل کیا ہے۔
- **سندھ ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹس (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے سندھ ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹس ایکٹ 2014 کے سیکشن (ج ذ)(1)7 کو تبدیل کیا ہے۔
- **سندھ کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سندھ ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی آرڈر 1957 کے آرٹیکل 52-الف، دفعہ (2) کو تبدیل کیا ہے۔
- **سندھ ڈویلپمنٹ اینڈ مینٹیننس آف انفراسٹرکچر سیس (ترمیمی) ایکٹ 2018** نے سندھ مالیاتی ایکٹ 1994 اینڈ مینٹیننس آف انفراسٹرکچر سیس ایکٹ 2017 میں سیکشن 19 شامل کیا ہے۔
- **سندھ اراضی ٹیکس وزرعی آمدنی ٹیکس (ترمیمی) ایکٹ، 2018** نے سندھ اراضی ٹیکس وزرعی آمدنی ٹیکس آرڈیننس 2000 کے افتتاحیہ، سیکشن 2,(1)1، باب 2,11,13,17 پہلے شیڈول اور دوسرے شیڈول میں ترمیم کی ہے۔

- **پراونشل موٹروہیکلز(ترمیمی)ایکٹ، 2018 نے پراونشل موٹروہیکل آرڈیننس 1965** میں سیکشن 87-A,82-B,82-A اور A-101 اور سیکشن 94، 2اور 98 کا اضافہ کیا اور مغربی پاکستان آرڈیننس xix بابت 1965 میں بارہواں شیڈول شامل کیا ہے۔ان ترامیم کی رو سے کارسواروں کے لیے ایمبولینسوں اور دیگر ایمرجنسی گاڑیوں کو راستہ دینا ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو پاکستان کے بڑے شہروں میں ابھی تک حل نہیں ہوسکا۔
- **سندھ ہوم بیسڈ ورکرز ایکٹ 2018** ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو اپنے گھروں کے گردنواح میں رہ کر غیر رسمی یا غیر تسلیم شدہ شعبے میں کام کرتے ہیں۔اس قانون میں ایسے مزدوروں کے حقوق کی بات کی گئی ہے۔اس قانون میں ایسے سماجی فوائد اور گرانٹس کی نشاندہی کی گئی ہے جو گھروں میں رہ کر کام کرنے والے مزدوروں کو ملنے چاہئیں اور انہیں باضابطہ بنانے پر بھی زور دیا گیا ہے۔
- **کنٹریکٹ ویٹرنری ڈاکٹروں کی ملازمت کو باضابطہ کرنے کا ایکٹ، 2018** کا مقصد محکمہ لائیوسٹاک وفشریز، حکومت سندھ کے ضلع دادو میں وٹینرنری سروس پروگرام کے تحت معاہدے کی بنیاد پر بھرتی ہونے والے بعض ڈاکٹروں کی ملازمت کو باضابطہ بنانا ہے۔

## مشاہدات

2018 میں توجہ کا مرکز انتظامی ترامیم رہی ہیں۔سوائے چند ایک اقدامات کے، پاکستان میں انسانی حقوق کے شعبے میں کوئی حقیقی پیش رفت نظر نہیں آئی۔ ملک میں بچوں کے ساتھ بدسلوکی سال بھر جاری رہی اور ذرائع ابلاغ میں ایسی اطلاعات سامنے آتی رہیں۔

بچوں کے تحفظ اور فلاح کے لیے کچھ کارروائی کی جارہی ہے تاہم عملی طور پر اقدامات وقوانین کے نفاذ میں کوئی خاص بہتری نظر نہیں آئی۔

نشستوں کی تخصیص کے حوالے سے پچیسویں آئینی ترمیم میں بنیادی صنفی برابری کی کمی ہے جسے جمہوری معاشرے میں اساس کی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔گوکہ قومی اسمبلی میں عورتوں کے کوٹے میں گزشتہ برسوں میں اضافہ ہوا ہے، تاہم برابری کے حق کی اصل روح، جس کا آئین میں وعدہ کیا گیا تھا، کا اب بھی فقدان ہے۔اس کے علاوہ، صوبائی اسمبلی کی نشستوں میں عورتوں کے حوالے سے ہونے والی تبدیلیاں برائے نام ہیں اور اس برس نشستوں میں اضافے کا عورتوں کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔

پاکستان میں جبری گمشدگیوں کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے اور اس معاملے پر قانون سازی کا فقدان اس سفاک جرم کا بنیادی محرک ہے۔ جبری گمشدگیوں کے متاثرین اور ان کے اہل خانہ کو قانونی امداد نہ ملنا انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

اظہار رائے کی آزادی پر حملوں میں شدت آئی جب آن لائن اظہار رائے کرنے پر انسانی حقوق کے محافظین کو ہراساں کرنے، ان پر قابو پانے اور انہیں غیر قانونی حراست میں لینے کے لیے الیکٹرانک کرائمز کی روک تھام کا ایکٹ (پیکا) 2016 استعمال کیا گیا۔

تضحیک مذہب قوانین پاکستان کے شہریوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں کا سبب بنتے رہے، اور انہیں ذاتی جھگڑے اور دشمنیاں نبٹانے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا اور اس حوالے سے قانون کی حکمرانی کے اصول کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔

آسیہ بی بی کی رہائی کے بعد پیدا ہونے والی بدامنی نے شفاف اور خوشگوار ماحول کے لیے قدامت پسندوں کی عداوت کو بے نقاب کیا ہے۔

اقلیتیں بدستور امتیاز کا نشانہ بن رہی ہیں باوجود اس حقیقت کے کہ ان کے حوالے سے قانون سازی ہو رہی ہے۔ انسانی حقوق کے مسائل کا بنیادی سبب پاکستان کی مختلف برادریوں کا ثقافتی پس منظر اور تنگ نظر سوچ ہے۔ تاہم، ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے قوانین کو عالمی ذمہ داریوں اور انسانی حقوق کی اقدار سے ہم آہنگ کرے۔

# قانون کی حکمرانی

# انصاف کی فراہمی

قانون کا تحفظ اور قانون کے مطابق سلوک، ہر شہری کا چاہے وہ جہاں بھی ہو، ناقابل تنسیخ حق ہے اور ہر اس شخص کا بھی جو فی الوقت پاکستان میں موجود ہے۔ خاص طور پر (الف) کسی شخص کی زندگی، آزادی، جسم، وقار یا جائیداد کے خلاف کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جائے گا جو نقصان دہ ہو سوائے ایسے قدم کے جو قانون کے عین مطابق ہو (ب) کسی شخص کو ایسا کوئی کام سرانجام دینے سے نہیں روکا جائے گا جس کی قانون ممانعت نہیں کرتا اور (ج) کسی شخص کو ایسا کوئی کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، جس کی قانون اجازت نہیں دیتا۔

**آئین پاکستان**

**[آرٹیکل-4(1)-اور(2)]**

کسی شخص کو اس کی زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا سوائے قانون کی مطابقت میں۔

**آئین پاکستان**

**[آرٹیکل-9]**

تمام افراد قانون کے سامنے مساویانہ حیثیت کے مالک ہیں اور مساویانہ قانونی تحفظ کے حق دار ہیں۔

**آئین پاکستان**

**[آرٹیکل-25(1)]**

محض جنس کی بنا پر کسی کے خلاف کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جائے گا۔

**آئین پاکستان**

**[آرٹیکل25(2)]**

ریاست سستے اور فوری انصاف کے حصول کو یقینی بنائے گی۔

**آئین پاکستان**

**[آرٹیکل37(2)]**

کسی جائیداد کو جبراً حاصل یا اس پر قبضہ نہیں کیا جائے گا ماسوائے قومی سطح پر کسی مقصد کے لیے اور ماسوائے قانون کی اجازت سے۔

**آئین پاکستان**

**[آرٹیکل-(2)24]**

تمام انسانوں کے وقار اور ان کے مساویانہ اور ناقابل تنسیخ حقوق کو تسلیم کرنا، دنیا میں امن اور انصاف اور آزادی کی بنیاد رکھنے کے مترادف ہے۔

**انسانی حقوق کا عالمی منشور**

**[افتتاحیہ]**

ہر شخص کو قانون کے روبرو اپنی شناخت بطور انسان تسلیم کروانے کا حق حاصل ہے۔

[آرٹیکل (6)]

ہر شخص قانون کے روبرو مساویانہ حیثیت رکھتا ہے اور بغیر کسی تمیز کے مساویانہ قانونی تحفظ کا حق رکھتا ہے۔

[آرٹیکل (7)]

قانون یا آئین کی طرف سے عطا کردہ حقوق کی خلاف ورزی کے خلاف ہر شخص کو بااختیار قومی ٹریبونلز کے ذریعے موثر دادرسی کا حق حاصل ہے۔

[آرٹیکل-8]

ہر شخص کو اپنے حقوق اور ذمہ داریوں یا اپنے خلاف عائد کیے گئے کسی بھی فوجداری الزام کے تعین کے لیے، ایک خودمختار اور غیر جانبدار ٹریبونل کے ذریعے مکمل مساویانہ حیثیت میں منصفانہ اور کھلی سماعت کا حق حاصل ہے۔

[آرٹیکل-10]

کسی شخص کو بے جا طور پر اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

[آرٹیکل-17(2)]

موجودہ اختیاری پروٹوکول (سزائے موت کے خاتمے کے لیے) کی فریق کوئی ریاست اپنی حدود میں کسی شخص کو سزائے موت نہیں دے گی۔ ہر فریق ریاست اپنے دائرہ اختیار میں موت کی سزا کے خاتمے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔

آئی سی سی پی آر کا دوسرا اختیاری پروٹوکول

[آرٹیکل-1]

جون 2018 میں چیف جسٹس نے اعتراف کیا کہ وہ اپنے گھر کی سمت درست ' کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ طویل عرصہ سے التوا کا شکار عدالتی اصلاحات ابھی تک متعارف نہیں ہو سکیں، اور یہ کہ عدالتوں میں زیرِ التوا مقدمات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کمیشن برائے قانون و انصاف، پاکستان (ایل جے سی پی) کے جاری کردہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، سال کے اختتام پر 250 نچلی، خصوصی اور اعلیٰ عدالتوں میں تقریباً 19 لاکھ مقدمات زیرِ التوا تھے۔

مقدمات کا بلا تاخیر تصفیہ اور فوجداری نظامِ انصاف میں اصلاحات ان موضوعات کا حصہ تھے جنہیں مئی 2018 میں اسلام آباد میں ہونے والی آٹھویں عدالتی کانفرنس میں زیرِ بحث لایا گیا تھا۔ عدالتی فعالیت پر توجہ مرکوز رہی مگر کسی قسم کے مؤثر طریق ہائے کار وضع نہ ہو سکے۔

## عدلیہ۔ زیرِ التوا مقدمات

31 جولائی تک عدالت عظمیٰ (ایس سی) میں زیرِ التوا مقدمات کی تعداد 40,336 تھی۔ عدالت عظمیٰ میں التوا کا شکار مقدمات کی تعداد پہلے اتنی کبھی نہیں رہی۔ اعلیٰ عدالت میں دائر ہونے والے مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ صرف جولائی کے مہینے میں 1,739 مقدمات دائر ہوئے۔ اسی عرصہ کے دوران، ایس سی

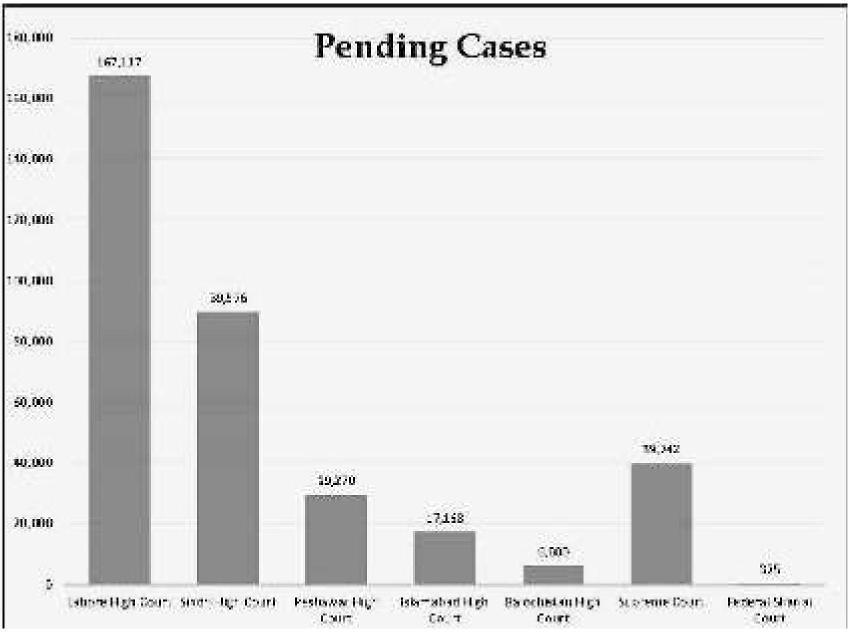


15 جنوری 2019 تک کے اعدادوشمار: پاکستان کمیشن برائے قانون وانصاف

نے 355,1 مقدمات کا فیصلہ کیا۔ اگست کے پہلے چھ ماہ کے دوران 682 نئے مقدمات دائر ہوئے۔ ایک ایسی صورتحال میں مقدمات کے انبار کو ختم کرنا ناممکن ہدف لگ رہا تھا جب اوسطاً 1000 نئے مقدمات ہر مہینے دائر ہو رہے تھے اور عدالتی نظام فریقین مقدمہ کی تکلیف میں اضافے کا سبب بن رہا ہے۔

کمیشن برائے قانون وانصاف کے 15 جنوری 2019 تک اکٹھے ہونے والے کوائف کے مطابق، اعلیٰ عدالت میں 39,742 مقدمات زیر التوا تھے۔ اسی طرح، تمام صوبوں ہائی کورٹس اور اسلام آباد ہائی کورٹ میں 309,131 مقدمات زیر التوا تھے۔ ضلعی عدالتوں میں، 1,470,264 مقدمات فیصلے کے منتظر ہیں۔ پنجاب میں 1,109,578 مقدمات، سندھ میں 102,663، خیبر پختونخوا میں 202,641، بلوچستان میں 14139, اور اسلام آباد 41,243 مقدمات تصفیہ طلب ہیں۔

پناما پیپرز کا مقدمہ جو وزیر اعظم کی نااہلی کا سبب بنا مہینوں چلتا رہا۔ عمران خان اور جہانگیر ترین کی نااہلی کے لیے دائر کی گئی ایک پٹیشن کا تصفیہ ہونے میں تقریباً ایک سال لگا۔ بعض اطلاعات کے مطابق زیر التوا مقدمات کی تعداد میں اضافے کی بنیادی وجہ ججوں کی تعداد کا کم ہونا ہے۔

مئی میں ہونے والی عدالتی کانفرنس کی سفارش تھی کہ 'مقدمات کے بلا تاخیر تصفیے کے لیے عدالتوں اور عدالتی عملے کی تعداد بڑھائی جائے۔ کہا گیا کہ مقدمات کے تصفیے میں تاخیر کی وجہ ججوں کی کمی اور ہڑتالیں تھیں۔ اس لیے، کانفرنس کا کہنا تھا کہ عدالتوں میں ہڑتالیں کم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اس مسئلے کے حل کے لیے گذشتہ برس دوقوانین منظور کیے گئے تھے۔مقدمہ بازی کی لاگت قانون 2017 کا مقصد مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت محض تکلیف پہنچانے اور جھوٹ کی بنیاد پر مقدمات درج کرنے کی حوصلہ شکنی کرنا تھا، تنازعے کا متبادل حل (اے ڈی آر) قانون 2017 کا مقصد یہ تھا کہ اے ڈی آر کی شکل میں قانونی مسائل کے سستے اور بلا تاخیر حل پیش کر کے عدالتوں میں مقدمات کے انبار کو کم کیا۔ بعدازاں پنجاب بھر کی تمام نچلی عدالتوں میں اے ڈی آر سنٹر قائم کیے گئے۔

سال کے اوائل میں رپورٹ ہوا کہ اسلام آباد میں شام 5.00 بجے سے 8.00 بجے تک عدالتیں لگانے کے لیے ایک مسودہ قانون تیار کیا جا رہا ہے تا کہ مقدمات کا بلا تاخیر تصفیہ ہو اور مقدمات کا انبار ختم ہو۔' عدالت عالیہ کی عمومی نگرانی میں ضلعی وسیشن جج ان عدالتوں کی نگرانی کریں گے۔ اگست کے اختتام پر اطلاع موصول ہوئی کہ قانون سازی کے مقدمات کے تصفیے پر کابینہ کی قائمہ کمیٹی (سی سی ایل سی) نے شام کی عدالتوں کے بل 2017 کی منظوری دے دی ہے۔

اس اقدام کا ایک بنیادی ہدف اس چیز کو یقینی بنانا تھا کہ جن بچوں کو عدالت میں پیش ہونا پڑے اس دوران سکول میں ان کی پڑھائی متاثر نہ ہو اور مزید یہ کہ بچوں کو عدالتوں کے روایتی ماحول سے بچایا جائے۔ نومبر میں لاہور ہائی کورٹ میں شام کے وقت عائلی عدالتیں لگانے کا پائلٹ منصوبہ شروع کیا گیا۔ یہ اقدام مغربی پاکستان عائلی عدالت ایکٹ 1964 اور گارڈین اینڈ وارڈز ایکٹ 1890 کے تحت کیا گیا۔ضرورت پڑنے پر اسے دیگر 36 اضلاع تک پھیلایا جائے گا تا کہ عائلی مقدمات کا بلا تاخیر تصفیہ ہو سکے۔ توقع ہے کہ وقت کے ساتھ اس نئے منصوبے کو تمام عام عدالتوں تک توسیع دی جائے گی، اور اس کے لیے مزید ججز اور متعلقہ عملے کی ضرورت پڑے گی۔

نومبر میں لاہور ہائی کورٹ میں عائلی عدالتوں کا پائلٹ منصوبہ شروع کیا گیا

# احتساب

نئی حکومت کا سب سے بڑا عہد جس کا اس نے بہت زیادہ چرچا کیا وہ یہ تھا کہ لوٹی گئی ملکی دولت وصول کرنے کے لیے خصوصی ٹاسک فورس بنائی جائے گی اور ٹیکس نہ دینے والوں کا پوری قوت سے تعاقب کیا جائے گا۔ 2018 میں قومی احتساب بیورو (نیب) کی کاروائیاں زبان زد عام رہیں۔ بتایا گیا کہ سزایابی کی شرح 70 فیصد تھی۔ نیب کی موجودہ انتظامیہ نے بدعنوانی کے 440 ریفرنسز دائر کیے، 503 ملزموں کو گرفتار کیا، 44,315 شکایات وصول کیں اور 713,1 شکایات کی چھان بین کی۔ نیب نے 2018 میں اڑھائی ارب روپے ملکی خزانے میں جمع کرانے کا دعویٰ کیا۔

احتساب کے لیے ہونے والی تگ ودو کو ذرائع ابلاغ پر بہت زیادہ کوریج ملی، تعریف وتنقید کے ملے جلے ردعمل کا مظاہرہ ہوا اور یہاں تک کہ خوف کا اظہار بھی، جیسا کہ سندھ کے وزیراعلیٰ نے کہا کہ نیب کے پیدا کردہ خوف اور عدم تحفظ کے ماحول کی وجہ سے حکومتی اہلکاروں کی کارکردگی بہت زیادہ متاثر ہوئی ہے۔

سال کا سب سے نمایاں مقدمہ سابق وزیراعظم نواز شریف، ان کی بیٹی مریم نواز اور داماد کیپٹن صفدر کا تھا۔ ان تینوں کو ضمانت مل گئی اور ان کی سزائیں معطل ہوگئیں۔ تاہم، دسمبر میں نواز شریف کو احتساب عدالت نے ایک اور مقدمے۔۔۔ العزیزیہ اسٹیل مل کرپشن ریفرنس میں سات برس قید اور ڈیڑھ ارب روپے اور اڑھائی کروڑ امریکی ڈالر جرمانے کی سزا سنائی۔

اکتوبر میں ان کے بھائی شہباز شریف کو آشیانہ اقبال ہاؤسنگ کرپشن کیس میں ملوث کیا گیا۔ سابق صدر آصف علی زرداری اور ان کی بہن کو دیگر معروف لوگوں کے ساتھ جولائی میں جعلی بینک اکاؤنٹس اور منی لانڈرنگ کے مقدمے میں شامل کیا گیا۔ مقدمات کی سماعت ہو رہی ہے۔ ہاؤسنگ کے منصوبوں کے خلاف ایک مقدمے میں عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے بعد، بحریہ ٹاؤن، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی (ڈی ایچ اے) اور کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) کے خلاف تحقیقات شروع ہوئیں۔ پی ایم ایل این کے ایک ایم این اے اور ان کے بھائی، سابق وزیر صحت پنجاب کو گرفتار کیا گیا اور ان پر پیراگون ہاؤسنگ سوسائٹی میں بدعنوانی کا الزام عائد کیا گیا۔

فروری میں تین سابق جرنیلوں اور ایک بریگیڈیر کے خلاف 17 برس پرانا کرپشن کیس کھولا گیا جب اسلام آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ فوج کا احتساب کا نظام ریٹائرڈ فوجی افسروں کو احتساب کے عام نظام سے استثنیٰ فراہم نہیں کرتا۔ اپریل میں ان کے خلاف باقاعدہ کرپشن ریفرنس کھولا گیا۔

دسمبر میں وفاقی تحقیقاتی ایجنسی نے عدالت عظمیٰ کو سفارش کی کہ اصغر خان کیس کے عدالتی فیصلے پر عملدرآمد کا کیس بند کیا جائے کیونکہ ایجنسی کے بقول فوجداری کاروائی کے لیے درکار شہادت اکٹھا کرنا ممکن نہیں۔ ائیر مارشل اصغر خان نے 1996 میں ایس سی میں انسانی حقوق کی ایک پٹیشن دائر کی تھی، جس میں انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) پر الزام عائد کیا گیا تھا کہ اس نے 1990 کی دہائی میں سیاستدانوں اور سیاسی جماعتوں کے ایک گروپ کی مدد

70 سالہ ڈاکٹر کامران کو ہتھکڑیاں لگا کر لاہور کی عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے

کی تھی۔ ایس سی نے پٹیشن کے حق میں فیصلہ دیا تھا مگر کارروائی کا کام اس وقت کی پی پی پی کی حکومت پر چھوڑ دیا تھا اور کہا کہ حکومت آئین کے تحت کارروائی کرے۔

نیب کی گرفت میں آنے والے دیگر لوگوں میں سابق وزرائے اعظم یوسف رضا گیلانی، شاہد خاقان عباسی، سیاستدان، ذرائع ابلاغ کے لوگ اور یہاں تک کہ موجودہ وزیر اعظم کے مشیر بابر اعوان شامل تھے جو نندی پور پاور پلانٹ کیس میں اپنے خلاف ریفرنس دائر ہونے پر مستعفی ہو گئے۔

پنجاب یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران کو نیب نے گرفتار کیا۔ ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے لوگوں کو غیر قانونی طریقے سے بھرتی کیا اور ان کمپنیوں کو ٹھیکے دیے جو ٹھیکے لینے کی حقدار نہیں تھیں۔ انہیں بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ احتساب کرنے والا ادارہ زیر تحویل لوگوں پر تشدد کرتا ہے اور بیت الخلاؤں میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب ہیں۔ عدالت عظمیٰ نے لاہور ہائی کورٹ میں 70 سالہ ڈاکٹر کامران کو ہتھکڑیوں میں پیش کیے جانے کا از خود نوٹس لے لیا۔ نیب کے سربراہ نے بھی واقعے کا نوٹس لیا، بیورو کے لاہور کے سربراہ کو معاملے کی تحقیقات کرنے اور اس میں ملوث لوگوں کے خلاف کاروائی کرنے کی ہدایت کی۔ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق (این سی ایچ آر) نے نومبر میں نیب کو ایک خط لکھا جس میں کہا گیا کہ زیر حراست لوگوں کی تضحیک نہ کی جائے اور کہا کہ کسی فرد کے بنیادی انسانی حقوق ختم نہیں ہو سکتے چاہے وہ جیل میں ہی کیوں نہ ہو۔'

سرگودھا یونیورسٹی کے سی ای او ڈاکٹر جاوید احمد کو نیب نے بدعنوانی کے الزامات پر نومبر میں گرفتار کیا۔ وہ دسمبر میں ضلعی جیل لاہور میں دوران حراست وفات پا گئے اور اطلاعات کے مطابق وفات کے بعد بھی انہیں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ سوشل میڈیا پر بہت زیادہ شور مچا اور ایچ آر سی پی نے لوگوں کی عزت جیسے بنیادی حق کی احتساب کے

نام پر پامالی پر شدید تشویش ظاہر کی۔ کمیشن کا مزید کہنا تھا کہ نیب جیسے ریاستی ادارے جن لوگوں کو تحویل میں لیتے ہیں ان کی بے گناہی یا قصور قانون کے ذریعے اور باضابطہ قانونی کاروائی کی مکمل پاسداری کے ذریعے ثابت ہونا چاہیے۔

دسمبر کے آخر پر، ایچ آر سی پی نے میاں جاوید کی موت کا نوٹس لیا اور نیب کو کہا کہ کمیشن کی ایک ٹیم کو نیب کے حراستی مقامات کا معائنہ کرنے کی اجازت دی جائے۔

تقریباً اسی دوران ایڈیشنل چیف سیکریٹری پنجاب (داخلہ) نے انسپکٹر جنرل جیل خانہ جات کو ہدایت کی کہ نیب کے مقدمات میں ملوث قیدیوں کے ساتھ قواعد کی رو سے سخت رویہ اپنایا جائے اور یقینی بنائیں کہ جیلوں میں کسی کو بھی اضافی سہولتیں نہ ملیں۔

## ازخود نوٹس کے ذریعے مداخلت

رواں سال کے دوران، ازخود نوٹسز اور عدالتی اقدامات کی کثرت موضوع بحث بنی رہی۔ یہ ازخود نوٹسز مفاد عامہ، انسانی حقوق، صحت، تعلیم اور یہاں تک کہ آبادی کے کنٹرول کے علاوہ ان معاملات پر لیے گئے جو دہائیوں سے التواء کا شکار تھے۔ بعض معاملات نہ صرف اعلیٰ عدالت کی توجہ کے قابل نہیں تھے، بلکہ عدالت کے لیے غیر متعلقہ تھے جیسے کہ اسلام آباد ائیر پورٹ پر گلگت۔ بلتستان کے وزیر کا ائیر پورٹ کے افسر کو دھکا دینے کا واقعہ، سیاسی اثر کے تحت ایک پولیس افسر کا تبادلہ، نجی ہسپتالوں میں فیسوں میں بہت زیادہ اضافہ اور پاکستانی ٹی وی چینلوں پر ہندوستانی مواد دکھانے پر پابندی، نیز عدلیہ کیخلاف توہین آمیز تقاریر۔

دیگر نوٹسز کو زیادہ سراہا گیا، خاص کر جب عدالت عظمیٰ کی مداخلت سے مقدمات کے اندراج میں تیزی آئی: قصور میں کمسن زینب کا بہیمانہ ریپ اور قتل، ایک گھریلو ملازمہ بچی پر اس کے مالکان کا تشدد، سیالکوٹ میں ایک صحافی کا قتل جو لاہور سے چھپنے والے ایک اخبار کے ساتھ وابستہ تھے؛ کوئٹہ میں ہزارہ برادری کے لوگوں کا قتل، کمسن نمل کی المناک موت کے بعد پولیس اور نجی ہسپتال کی غفلت پر انکوائری۔

ایک اہم نوٹس نقیب اللہ محسود کی ماورائے عدالت ہلاکت کا تھا جنہیں کراچی میں ایک پولیس مقابلے' میں مارا گیا۔ مقدمے کی تفتیش ابھی تک جاری ہے۔ پولیس مقابلوں کے ماہر' کے طور پر جانے والے راؤ انوار پر نقیب اللہ سمیت چار لوگوں کو 13 جنوری 2018 کو ایک جعلی پولیس مقابلے میں مارنے کا مقدمہ درج ہوا۔ راؤ انوار پر مقتولین کے قبضے سے غیر قانونی اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد برآمد کرنے کے جھوٹے دعوے کا مقدمہ بھی دائر کیا گیا۔ راؤ انوار 21 مارچ کو اپنی گرفتاری تک مفرور رہے۔ جولائی میں انہیں ضمانت مل گئی۔

2017 میں، ایک جوڈیشل مجسٹریٹ نے قانون کے ایک طالبعلم شاہ حسین کو اپنی ہم جماعت 21 سالہ خدیجہ صدیقی کو تیز دھار آلے کے 23 وار کرنے کے جرم میں سات برس کی سزا سنائی۔ سماعت کے دوران، جج کے فیصلے میں شہادت اور گواہوں کے بیانات کو مدنظر رکھتے ہوئے قرار دیا گیا کہ اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں' کہ یہ اقدامِ قتل تھا۔ جون 2018 میں لاہور ہائی کورٹ نے فیصلہ کالعدم قرار دے دیا۔ حملہ آور کو بری کرتے ہوئے، جسٹس

سردار احمد نعیم نے متنازعہ فیصلے میں کہا کہ استغاثہ 'بغیر کسی معقول شک وشبے کے قصور ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ شاہ حسین کے والد کی قانونی برادری سے وابستگی نے بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ شک پیدا کیا ہے کہ اس معاملے میں عدالتی خودمختاری متاثر ہوئی ہے۔ انصاف کے حصول پر پختہ یقین رکھنے والی خدیجہ کو اس وقت حوصلہ ملا جب عدالت عظمیٰ نے مقدمے کا دوبارہ جائزہ لینے کا فیصلہ کیا، حالانکہ اس کے لیے کوئی رسمی درخواست بھی دائر نہیں ہوئی تھی۔

دسمبر میں پاکستان بار کونسل (پی بی سی) نے ایک بار پھر مطالبہ کیا کہ عدالت عظمیٰ آئین کے آرٹیکل 184 (3) کے تحت ازخود نوٹس لینے کا جو اختیار استعمال کرتی ہے اس کے لیے قواعد وضوابط وضع کرے۔

## نظامِ انصاف میں اصلاحات

مئی میں ہونے والی عدالتی کانفرنس میں زیر بحث آنے والے اہم معاملات میں اس معاملے پر بھی بات ہوئی کہ قانون کی حکمرانی، رواداری کی ثقافت اور انصاف کی ضمانت کے ذریعے ملک میں بڑھتی ہوئی قانون شکنی اور انتہا پسندی کا مقابلہ کیا جائے۔ فوجداری نظام انصاف کی بہتری کے لیے درکار طویل المدتی اقدامات پر بہت زیادہ زور دیا گیا۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر سال بھر کئی حلقوں کی طرف سے زور دیا گیا ہے۔

نومبر میں، پی پی پی نے 'ٹوٹے پھوٹے فوجداری نظام انصاف' پر تشویش کا اظہار کیا اور نظام کی مکمل اصلاح کا مطالبہ کیا اور کہا کہ ملک میں عدالت عظمیٰ کے علاوہ ایک علیحدہ آئینی عدالت ہونی چاہیے، آرٹیکل 184 (3) کے تحت ازخود نوٹس والے تمام معاملات میں لیے گئے فیصلوں کے خلاف اپیل کا حق دینے کے لیے آئین میں ترمیم ہونی چاہیے، اعلیٰ عدالت کے ججوں کی تقرری کے طریقہ کار پر نظر ثانی ہونی چاہیے۔

وکیلوں کا ایکٹوازم بسا اوقات عدالتی کارروائیوں میں تاخیر کا سبب بنا ہے

ادارہ استحکام برائے شراکتی ترقی (ایس پی او) نے جولائی میں قانون کی حکمرانی: انصاف تک رسائی اورشہری کی شمولیت' پر ایک کانفرنس منعقد کی جہاں کہا گیا کہ عورتوں اور اقلیتوں سمیت ملک کے غیر محفوظ اور پسے ہوئے لوگ، خاص کر چھوٹے سماجی و معاشی طبقوں اور دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو انصاف یا قانونی امداد تک رسائی نہیں اور یہاں تک انہیں اپنے قانونی حقوق کا بھی پتہ نہیں۔

حکومت پاکستان نے اپنی عالمگیر سلسلہ وار جائزہ رپورٹ 2012 میں 'عدالتی نظام میں بہتری کا کام جاری رکھنے' کی سفارش کی حمایت کی تھی۔ نیشنل ایکشن پلان کے 20 نکات پر عملدرآمد کے لیے فوجداری نظام انصاف میں اصلاح درکار ہے اور یہ ان اقدامات میں شامل ہے جنہیں بہت زیادہ نظرانداز کیا گیا ہے اور اس حوالے سے نہ تو وفاقی سطح پر اور نہ ہی صوبائی سطح پر کوئی پیش رفت ہوئی ہے۔ نیپ کے کئی نکات فوجداری نظام کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور مؤثر نظام پر براہ راست اثر رکھتے ہیں۔ نیکٹا قومی انتہا پسند مخالف پالیسی رہنما اصول (این سی ای پی جی) 2018 نے کچھ حد تک اس مسئلے کو حل کیا ہے مگر وفاقی اور صوبائی حکام کے مابین رابطے کے فقدان کے باعث صوبوں میں اس پالیسی کا نفاذ مسائل سے دوچار ہو سکتا ہے۔

باراور بنچ میں پائی جانے والی کشیدگی نے بھی عدالتی ڈھانچے میں پائی جانے والی خامیوں کی نشاندہی کی ہے۔ اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے عدالتی کانفرنس نے بھی اپنے اعلامیے میں تسلیم کیا کہ 'باراور بنچ دونوں کو تاخیر کے تدارک کے لیے مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ججوں اور وکیلوں کے درمیان محاذ آرائی کی کئی اطلاعات سامنے آئیں، اور عدالت ہائے عالیہ کے الگ بنچوں کے لیے وکیلوں کی مہم کو ذرائع ابلاغ میں بہت زیادہ کوریج ملی۔ سندھ میں ایک ضلعی جج کی چیف جسٹس کی طرف سے مبینہ بے عزتی جو مذکورہ جج کے استعفے پر منتج ہوئی پر کراچی بار کی واضح قرارداد سے ظاہر ہوا کہ سی جے عدالتی نظام کے ہر ایک حصے پر تسلط قائم کر رہے ہیں اور عدالت ہائے عالیہ کے امور میں مداخلت کر رہے ہیں۔ وکیلوں کے طویل ایکٹیوزم نے اکثر اوقات عدالتی کاروائیوں کو متاثر اور مؤخر کیا ہے۔

دسمبر میں نیب کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے وزیراعظم نے عندیہ دیا کہ مقدمات کے بلاتاخیر تصفیے کے لیے صدارتی حکم ناموں کے ذریعے قانونی اصلاحات لائی جاسکتی ہیں۔ ان کا شارہ اس حقیقت کی طرف تھا کہ سینٹ میں حزب اقتدار کی اکثریت ہے۔

## فوجی عدالتیں

مقدمات کی سماعتوں میں غیر ضروری تاخیر اور سزایابی کی کم شرح فوجی عدالتوں کی مارچ 2019 تک توسیع کا سبب بنی۔ یہ اطلاع سامنے آئی کہ حکومت اس میعاد کے ختم ہونے کے بعد ایک اور توسیع چاہتی تھی۔ سال کے اختتام پر اس معاملے پر فیصلہ نہیں ہوسکا تھا۔ حزب اختلاف کے کچھ اراکین کا کہنا تھا کہ وہ توسیع کی حمایت نہیں کریں گے۔

پاکستانی فوج کے میڈیا ونگ آئی ایس پی آر کے مطابق اپنے آغاز سے لے کر اب تک فوجی عدالتوں نے 717 مقدمات کی سماعت کی جن میں سے 646 مقدمے اپنے منطقی انجام کو پہنچے۔ 345 دہشت گردوں کو سزائے

موت سنائی گئی۔

وزارت داخلہ نے دسمبر میں قومی اسمبلی میں اس سے مختلف اعداد وشمار پیش کیے۔ فوجی عدالتوں میں بھیجے گئے کل 717 مقدمات میں سے 478 مقدمات کا فیصلہ ہوا جس کا مطلب ہے کہ سزایابی کی شرح 60 فیصد سے زائد تھی۔ 284 مجرموں کو سزائے موت دی گئی اور ان میں سے 56 کو پہلے ہی پھانسی دی جا چکی تھی۔ اسی طرح، 192 مجرموں کو قید با مشقت سنائی گئی، دو ملزموں کو بری کیا گیا اور 54 مقدمے تکنیکی وجوہات پر واپس لے لیے گئے۔ وزارت کے بقول 185 کا ٹرائل جاری تھا اور ان کا ٹرائل 2019 تک مکمل ہونا تھا۔

سال کے دوران، پشاور ہائی کورٹ (پی ایچ سی) نے فوجی عدالتوں کی دی گئی کئی سزائیں ختم کر دیں۔ اکتوبر میں پی ایچ سی نے دہشت گردی کے 74 ملزموں کی سزائیں ختم کیں۔ ان میں سے اکثریت کو موت کی سزا سنائی گئی تھی۔

اس سے پہلے، ستمبر میں، پی ایچ سی کے ایک اور بنچ نے ایک آدمی کی سزائے موت ملتوی کی تھی جس کے باپ کا دعویٰ تھا کہ وہ 2009 سے لاپتہ تھا۔ والد کے مطابق، انہیں اپنے بیٹے کی حالت کا پتہ مئی 2018 میں آئی ایس پی آر کی ایک پریس ریلیز سے چلا جس میں بتایا گیا تھا کہ فوجی عدالت نے '11 خطرناک دہشت گردوں' کو سزائے موت سنائی ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فوجی عدالتوں میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ یہ عدالتیں شفافیت کے فقدان، چشم دید گواہوں کے بیانات کو اہمیت نہ دینے اور مناسب شہادت کی عدم موجودگی میں ملزم کو شک کا فائدہ نہ دینے کے حوالے سے معروف ہیں۔

## تضحیکِ مذہب

(فکر، ضمیر، اور مذہب کی آزادی بھی ملاحظہ کریں)

آسیہ بی بی کی بریت کا تاریخ ساز فیصلہ تضحیک مذہب قوانین کے مخالفین کے لیے امید کی کرن تھا اور اس بات کا اشارہ تھا کہ ناقص عدالتی نظام میں بھی قانون کی حکمرانی بے قصور لوگوں کو محفوظ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

آسیہ نے اکتوبر میں عدالت عظمیٰ کی طرف سے رہائی ملنے تک آٹھ برس سزائے موت کے قیدی کی حیثیت سے جیل میں گزارے۔ سال کے اختتام تک وہ حفاظتی تحویل میں رہیں اور عدالتی فیصلے پر نظر ثانی ہونے کے بعد وہ پناہ کے حصول کے لیے ملک چھوڑنے کے قابل ہوئیں۔

یہ عدالتی فیصلہ عدالتی نظیر کے ایک دور کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے جس میں مذہب کی توہین کے کسی بھی ملزم کو سماعت شروع ہونے سے پہلے بے قصور سمجھا جائے گا۔ مذہب کی توہین کے الزامات فوری طور پر اشتعال انگیز فضا کو جنم دیتے ہیں اور بنیاد پرست انتہا پسندوں کی دھمکیاں ججوں اور وکیلوں کے لیے فکرمندی کا سبب بنتی ہیں جو اس طرح کے مقدمات سے نبٹ رہے ہوتے ہیں۔

آسیہ کی رہائی کے کچھ ہفتوں بعد دو مسیحی بھائیوں کو توہین رسالت کے الزام میں سزائے موت سنائی گئی۔ لاہور سے تعلق رکھنے والے قیصر اور آمون ایوب ملک چھوڑ کر چلے گئے تھے جب ان پر 2011 میں پہلی دفعہ الزام عائد کیا گیا تھا تاہم آخر کار وہ ملک پلٹ آئے۔ جب وہ دوسری مرتبہ ملک چھوڑنے کی کوشش کر رہے تھے تو انہیں ائیر پورٹ پر گرفتار کر لیا گیا اور وہ 2014 سے جیل میں ہیں۔ انہیں 'رسول پاکؐ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہنے' پر دسمبر میں سزا سنائی گئی۔

اگرچہ توہین رسالت میں کسی کو بھی پھانسی نہیں دی گئی تاہم فیصلہ سنانے میں تاخیر ایسا حربہ ہے جو عدلیہ ملزم کو سلاخوں کے پیچھے رکھنے کے لیے اکثر استعمال کرتی ہے۔ کئی لوگ بری ہونے سے پہلے دہائیوں تک جیل میں پڑے رہتے ہیں۔

## شہری

خواجہ سراء برادری (عورتیں بھی ملاحظہ کریں)

2018 میں خواجہ سراؤں کے حقوق کے لیے کافی پیش رفت ہوئی۔ خواجہ سراء برادری نے شہری سہولیات کی فراہمی اور اپنے حقوق کے تحفظ و فروغ کے لیے قانون سازی کے لیے جدوجہد کی جس کے باعث ریاست نے خواجہ سراء افراد (حقوق کا تحفظ) ایکٹ 2018 منظور کیا۔

جنوری میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ خواجہ سراء افراد کے لیے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں کمشنر کی تعیناتی ہوئی تاکہ اس برادری کی شکایات کا ازالہ ہو، نیز، اہم فریقین کے ساتھ مشاورتوں، تحقیق اور اسٹڈیز کے ذریعے ان کے بنیادی مسائل کا تدارک ہو سکے۔ کمشنر کو قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے ساتھ ربط قائم کرتے ہوئے اور خواجہ سراؤں کی بہبود کے لیے وفاقی محتسب کی پیشگی اجازت سے ازخود نوٹس لینے کا اختیار حاصل ہے۔

جون میں چیف سیکریٹری پنجاب نے کہا کہ عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں خواجہ سراؤں کو کمپیوٹرائزڈ کارڈز کا اجراء سادہ اور آسان بنایا جائے گا۔ یہ عمل ون ونڈو آپریشن کے ذریعے کیا جائے گا اور اس مقصد کے لیے نادرا کی موبائل گاڑیوں کے ذریعے تمام اضلاع میں سہولت سنٹرز بنائے جائیں گے۔

ستمبر میں لاہور ہائی کورٹ نے خواجہ سراء برادری کے لیے سرکاری ہسپتالوں میں الگ وارڈز اور کمروں کی عدم دستیابی پر وضاحت طلب کی۔ یہ وضاحت ایک پٹیشن کے جواب میں طلب کی گئی تھی جس میں مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ عدالت عظمیٰ نے اس حوالے سے پہلے ہی ایک آڈر جاری کر رکھا ہے جس کی پاسداری نہیں کی گئی۔

اسی ماہ، جڑواں شہروں راولپنڈی اور اسلام آباد میں خواجہ سراء برادری نے صحت کے مراکز میں اپنے ساتھ برتے گئے امتیازی رویے کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ فورم برائے پروقار اقدامات (ایف ڈی آئی) اور بلیو وینز نے ایک تحقیق کی: 'پاکستان کی خواجہ سراء برادری کے لیے صحت کی معیاری سہولیات کی فراہمی اور رسائی کے راستے میں رکاوٹیں' جس میں صحت کی سہولیات دینے والوں کی وسیع تر جہالت، بے حسی اور امتیازی رویے کی نشاندہی ہوئی۔

خواجہ سراء برادری اپنے حقوق کے تحفظ کا قانون منظور ہونے کی خوشی میں جشن منا رہی ہے

نومبر کے اختتام پر وزیر برائے انسانی حقوق اور وفاقی وزیر برائے نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشنز و سروسز نے پمز ہسپتال اسلام آباد میں خواجہ سراؤں کے لیے مفت علاج اور الگ ڈاکٹرز کے لیے علیحدہ وارڈ کا افتتاح کیا۔

خواجہ سراء افراد (حقوق کا تحفظ) ایکٹ کے ممکنہ اثرات پر بات کرنا ابھی قبل از وقت ہے کیونکہ انسانی حقوق کے دیگر تمام معاملات کی طرح قانون کا نفاذ انتہائی مشکل کام ہے۔

## لسانی خدوخال کی بنیاد پر نشانہ بنانا

جون میں لاہور میں مقامی لوگوں اور پشتون تاجروں کے درمیان جھگڑے' میں چار پشتونوں سمیت آٹھ لوگ زخمی ہوئے۔ محاذ آرائی ایک معمولی تنازعے سے شروع ہوئی جو بعد میں مبینہ طور پر لسانی امتیاز کی صورت اختیار کر گئی۔ گواہوں کے مطابق، ایک نزدیکی مسجد سے اعلان ہوا جس میں مقامی لوگوں سے پشتونوں کو سبق سکھانے' کی اپیل کی گئی۔ پشتون تاجروں نے اپنی دوکانیں بند کردیں اور حملہ آوروں سے بچنے کے لیے بھاگ گئے۔ اطلاعات کے مطابق، حملہ آوروں نے بعد میں دوکانوں پر دھاوا بولا اور ان میں توڑ پھوڑ کی۔ تاجروں نے الزام عائد کیا کہ پولیس ان کا مقدمہ درج کرنے سے تو گریزاں تھی مگر ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی اجازت دے دی۔

اگست میں پنجاب پولیس نے اپنی ویب سائٹ سے 'حقیقی دہشت گرد' کی ایک فہرست ہٹائی جس میں پنجاب یونیورسٹی کے طالبعلموں خاص طور پر پشتون اور بلوچ طلباء کی تصویریں اور نام تھے۔ سوشل میڈیا پر شدید احتجاج کے بعد یہ فہرست ہٹائی گئی۔

15 ستمبر 2018 کو ایک متنازعہ سرکاری اشتہار ٹی وی چینلوں سے ہٹایا گیا جب اس اشتہار کی وجہ سے تنازعہ پیدا ہو گیا تھا اور لسانی خدوحال کی بنیاد پر پشتونوں کو نشانہ بنانے کے الزامات لگائے گئے تھے۔ اشتہار میں عوام

کو کہا گیا کہ وہ حکام کو نفرت انگیز تقریر، اسلحے کی نمائش، لاؤڈ سپیکر کے غیر قانونی استعمال اور کسی بھی دوسری قسم کی مشتبہ کاروائی کی اطلاع دیں۔

## اہم مقدمات

## عدالت عظمیٰ

- عدالت نے توہین رسالت میں سزائے موت کی قیدی آسیہ بی بی کی اپیل منظور کر کے اسے بری کر دیا۔ عدالت کا کہنا تھا کہ 'استغاثہ بغیر کسی شک و شبہ کے الزام کو ثابت کرنے میں نا کام رہا ہے۔
- عدالت عظمیٰ (ایس سی) نے لاہور ہائی کورٹ کے حکم نامے کو معطل کرتے ہوئے ٹیرسٹرئیل سیٹلائٹ اور کیبل ٹی وی پر ہندوستانی مواد دکھانے پر پابندی عائد کر دی اور اس اقدام کا جواز یہ پیش کیا کہ ہندوستان ملک کے شمالی علاقے جس کے بارے میں دہلی کا دعویٰ ہے کہ وہ علاقہ اس کا ہے، میں ڈیم بنا رہا ہے اور پاکستان کی طرف بہنے والے دریا کا پانی بند کر رہا ہے۔
- ایک تاریخ ساز فیصلے میں عدالت عظمیٰ نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 62(1) کے تحت دی گئی نا اہلی زندگی بھر کے لیے ہے۔ آرٹیکل پارلیمان کے رکن کے لیے "صادق اور امین" (دیانت دار اور امین) کی شرط عائد کرتا ہے۔
- نجی سکولوں کی طرف سے بہت زیادہ فیسیں لینے کے ایک مقدمے کی سماعت کے دوران عدالت نے فیس میں 20 فیصد کمی کرنے کا حکم دیا اور سکولوں کو ہدایت کی کہ وہ موسم گرما کی تعطیلات کی وصول کردہ فیس میں سے آدھی فیس واپس کریں۔ عدالتی حکم ملک بھر میں ان تمام نجی سکولوں کے لیے تھا جن کی فیس 5,000 روپے سے زیادہ تھی۔ عدالت نے سکولوں کو اکتوبر میں اپنی آڈٹ رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا اور مسئلے کا پرامن حل پانے کے لیے ایک کمیٹی قائم کی۔
- تطہیر فاطمہ نے عدالت میں ایک پٹیشن دائر کی تھی جس میں مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ اس کے پیدائشی سرٹیفکیٹ اور تمام دیگر سرکاری دستاویزات سے اس کے والد کا نام ہٹایا جائے کیونکہ اس نے نہ تو اس کے اخراجات ادا کیے ہیں اور نہ ہی نادرا میں اس کا اندارج کروایا جس کی وجہ سے وہ شناختی کارڈ نہیں لے سکی۔ عدالت نے اس پٹیشن پر تاریخ ساز فیصلہ دیا تھا۔ لڑکی نے عدالت سے درخواست کی کہ ان کے خاندانی نام کو بنتِ پاکستان' سے بدلا جائے۔ عدالت کے مقرر کردہ عدالتی معاون نے کہا کہ سرکاری دستاویزات پر والد کا نام رکھنا قانون کی رو سے ضروری ہے، اور والد کا نام رکھنے سے گریز کرنے کے لیے نادرا کو نیا سافٹ وئیر نصب کرنا پڑے گا۔ عدالت نے بھی کہا کہ اسلامی شریعت اور آئین کی رو سے والد کا نام نہیں ہٹایا جا سکتا۔
- عدالت عظمیٰ نے وفاقی کابینہ کو وزیر اعلیٰ سندھ مراد علی شاہ اور دیگر سیاستدانوں کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ (ای سی ایل) میں ڈالنے کے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کا حکم دیا۔ عدالت ایک جعلی بینک اکاؤنٹ کے ذریعے اربوں

روپوں کی اسمگلنگ سے متعلق 2015 کے ایک مقدمے کی تحقیقات میں تاخیر کے معاملے کے ازخود نوٹس کی سماعت کر رہی تھی۔

## لاہور ہائی کورٹ

- عدالت نے قصور کی سات سالہ زینب کے ریپ اور قتل کے مقدمے میں انسداد دہشت گردی کے فیصلے کو برقرار رکھا اور عمران علی کی سزائے موت کے خلاف اپیل مسترد کردی۔
- پی ایم ایل۔این کے رہنماؤں کی توہین آمیز 'تقریروں کے خلاف پٹیشنوں کی سماعت کرتے ہوئے، عدالت نے پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی کو حکم دیا کہ وہ یقینی بنائے کہ آئندہ کوئی بھی ٹی وی چینل عدلیہ مخالف تقریریں' نشر نہ کرے، اور اس قسم کے مواد کی نشریات روکنے کے لیے پروگراموں کی سخت نگرانی یقینی بنائی جائے۔
- عدالت نے ایک آدمی کو رہا کیا جسے پہلے خدیجہ صدیقی کو تیز دھار چاقو سے قتل کرنے کے جرم میں سزا ہوئی تھی۔ ایک سینئر وکیل کے بیٹے شاہ حسین کو 2017 میں ایک جوڈیشل مجسٹریٹ نے سات برس قید بامشقت سنائی تھی مارچ میں سیشن کورٹ نے یہ سزا کم کر کے پانچ برس کردی تھی۔ ٹرائل کورٹ کے جج کے خیال میں جرم بغیر کسی شک وشبہ کے ثابت ہوا تھا۔
- عدالت نے یہ کہہ کر ایک ماں کی پٹیشن مسترد کردی جس میں اس نے دماغی عارضے' میں مبتلا اپنے بیٹے خضر حیات کی پھانسی روکنے کی التجا کی تھی کہ جسے ملک کی سب سے بڑی عدالت نے سزا سنائی تھی۔ بنچ نے پٹیشنر کے وکیل کو کہا کہ وہ یہ ثابت کریں کہ خضر بیمار تھا اور مزید یہ کہ شیزوفرینیا (ایک قسم کا دماغی عارضہ) کے مریض کو کسی قانون کے تحت پھانسی نہیں دی جاسکتی۔

ایک معروف وکیل کے بیٹے شاہ حسین نے خدیجہ صدیقی پر تیز دھار آلے کے 23 وار کیے

## سندھ ہائی کورٹ

- سندھ ہائی کورٹ حیدرآباد سرکٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے 2015 اور 2016 سے لاپتہ دو افراد کے مقدمات کی پیش رفت پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور پولیس افسران کو ذاتی حیثیت میں عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت کی کیونکہ ان واضح الزامات لگائے گئے تھے۔ عدالت نے حکم دیا کہ سیکریٹری وزارت داخلہ سندھ اس سے پہلے صادر ہونے والے ایک عدالتی حکم کی روشنی میں حیدرآباد کے ایک رہائشی کی بازیابی کے لیے ایک جوائنٹ تحقیقاتی ٹیم (جے آئی ٹی) قائم کریں اور ایس پی حیدرآباد کو پٹیشنر کی زندگی اور آزادی کو تحفظ دینے کی ہدایت کی۔
- سال کے اوائل میں کورنگی سے ساڑھے تین سالہ بچی کو اس کی نانی کے گھر سے اغواء کر کے اس پر تشدد کرنے میں ملوث ایک ملزم کی درخواست ضمانت سنتے ہوئے عدالت نے مقدمے کی ناقص تفتیش پر شدید تشویش ظاہر کی۔ عدالت نے ایسے مقدمات کی تفتیش کے لیے پولیس کو ہدایات جاری کیں جن میں تحقیقاتی اور استغاثہ ایجنسیوں کے مابین رابطہ سازی کی ضرورت پر زور دیا اور کہا گیا کہ متاثرین کے تحفظ اور تحقیقاتی افسران کی مناسب تربیت کے لیے اقدامات کیے جائیں۔
- عدالت نے 2018 کے اوائل میں کراچی میں قتل ہونے والے نقیب اللہ محسود کے والد کی درخواست منظور کر لی جس میں انہوں نے استدعا کی تھی کہ مقدمہ ایک اور انسداد دہشت گردی (اے ٹی سی) میں منتقل کیا جائے۔ اپیل کنندہ نے اے ٹی سی جج II پر عدم اعتماد کا اظہار کیا تھا۔ پراسیکیوٹر نے بھی اسی قسم کی رائے ظاہر کی تھی۔
- نجی سکولوں اور اداروں کی فیس میں پانچ فیصد سے زائد اضافے سے متعلق ایک مقدمے کی سماعت کرتے ہوئے عدالت نے نجی سکولوں کو 20 ستمبر 2017 والا فیس اسٹرکچر بحال کرنے اور اضافی فیس واپس کرنے کا حکم دیا۔ عدالت نے سکولوں کو یہ بھی کہا کہ وہ تین ماہ کی پیشگی فیس لینے سے گریز کریں، اور کہا کہ عدالتی حکم کی عدم تعمیل پر توہین عدالت کی کاروائی ہوگی۔

## پشاور ہائی کورٹ

- عدالت نے فوجی عدالت کی طرف سے دہشت گردی کے ایک مقدمے میں ایک آدمی کو دی گئی موت کی سزا معطل کی۔ ملزم کو مردان میں ایک جنازے پر حملے کے جرم میں سزا دی گئی تھی۔ حملے میں 30 لوگ مارے گئے تھے۔ اپیل کنندہ کے وکیل کا مؤقف تھا کہ برہان الدین ذہنی بیماری میں مبتلا تھا، حراست سے پہلے اور دوران حراست علاج کرواتا رہا ہے اور یہ کہ اسے شفاف ٹرائل کا موقع نہیں دیا گیا۔ عدالت نے خاندان کی اپیل سماعت کے لیے منظور کر لی اور وفاقی حکومت اور متعلقہ شعبوں کو رپورٹ جمع کروانے کی ہدایت کی۔
- عدالت نے دہشت گردی کے آٹھ مجرموں کی پھانسی معطل کی جنہیں فوجی عدالتوں نے سزائے موت سنائی تھی اور عدالت نے وزارت دفاع سے ان کے مقدمات کا ریکارڈ طلب کیا۔

- ایک یک رکنی بنچ نے ایک ملزم کی ضمانت منظور کی جس پر ایک خواجہ سراء کے قتل اور نعش کے ٹکڑے کرنے کا الزام تھا۔ بنچ کا کہنا تھا کہ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ تحقیقات کے دوران ایسی ذرہ بھر شہادت بھی سامنے نہیں آئی جس سے ثابت ہو کہ پٹیشنر قتل میں ملوث تھا۔ اس لیے اس کا مقدمہ ضمانت کے مقصد کے لیے قابل بحث ہے۔
- فوجی عدالتوں کی طرف سے 74 افراد کو دی گئی سزاؤں کے خلاف اپیل کی سماعت کرتے ہوئے عدالت نے سزائیں یہ کہتے ہوئے ختم کر دیں کہ سزائیں سناتے وقت قانون وحقائق اور شہادت کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا گیا اور تمام ملزموں/ زیر حراست لوگوں کی رہائی کی ہدایت کی۔
- پیر کو ایک یک رکنی بنچ نے ایک مشتبہ شدت پسند کی پھانسی عارضی طور پر روک دی۔ اسے فوجی عدالت نے قانون نافذ کرنے والے افسران پر حملے کے الزام میں سزا سنائی تھی۔ حکم امتناع جاری کرتے ہوئے عدالت نے وزارت دفاع و داخلہ کو حکم دیا کہ بشیر احمد کی بیوی کی پٹیشن پر جواب داخل کروایا جائے اور مقدمے کا ریکارڈ طلب کیا۔

## اسلام آباد ہائی کورٹ

- آئی ٹی ماہر ساجد محمود کی گمشدگی کے واقعے میں ایک تاریخ ساز فیصلے میں، عدالت نے کہا، جبری گمشدگی میں ملوث اہلکاروں پر تعزیری سزائیں لاگو ہوں گی اور ان کا انسداد دہشت گردی ایکٹ (اے ٹی اے) کے تحت ٹرائل ہوگا۔ عدالت نے کہا کہ پولیس نے مقدمے کی تحقیقات نہ کر کے شہریوں کے انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی کی ہے۔ عدالت کا کہنا تھا کہ جب "جبری گمشدگی" کا الزام لگایا گیا تھا تو ریاست کی ذمہ داری اور فرض تھا کہ وہ مؤثر اور فوری کاروائی کرتی''۔ اپنے فیصلے میں، ہائی کورٹ نے جبری گمشدگی کی جو تعریف استعمال کی وہ تمام افراد کو جبری گمشدگیوں سے تحفظ فراہم کرنے والے عالمی معاہدے (آئی سی پی پی ای ڈی) سے ہم آہنگ تھی باوجود اس کے کہ پاکستان نے اس معاہدے کی توثیق نہیں کی۔

## سفارشات

☆ نیشنل ایکشن پلان کے تحت فوجداری نظام انصاف میں اصلاحات لانے کا کام تیز کیا جائے اور ملک بھر میں اصلاحات کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے تاکہ امن وامان میں ربط اور ہم آہنگی بہتر ہو سکے۔

☆ ملتے جلتے قانونی معاملات پر متضاد اصولِ قانون جیسے مسائل کا تدارک کیا جائے۔ متضاد عدالتی فیصلے فضول مقدمہ بازی اور مقدمات کے ڈھیر کو جنم دیتے ہیں اور قانونی دفعات اور مسلمہ اصولوں کی تشریح میں ابہام پیدا کرتے ہیں۔

☆ عدالت عظمیٰ کے ازخود نوٹس لینے کے صوابدیدی اختیار کا استعمال کم ہونا چاہیے اور یقینی بنایا جائے کہ ایسے معاملات متعلقہ فریقین کو جاری ہدایات کی بدولت فی الفور حل ہو جائیں بجائے اس کے کہ وہ طویل عرصے تک

پڑے رہیں۔ پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 184(3) کے تحت (عدالت عظمیٰ کے ازخود نوٹس یا کسی فرد کی درخواست پر) کیے گئے عدالتی فیصلوں کے خلاف اپیل کا حق ملنا چاہیے۔

☆ ججوں کی تقرری کے وقت یہ بھی دیکھا جائے کہ امیدوار کو انسانی حقوق کے معاملات کا علم ہے کہ نہیں۔ جو امیدوار کسی صنف یا اقلیتوں کے خلاف تعصب ظاہر کرے اسے بنچ کا حصہ نہ بنایا جائے۔

☆ ہر فرد کے لیے منصفانہ اور شفاف ٹرائل یقینی بنائیں کیونکہ یہ ثابت کرنے کے شواہد بہت کم ہیں کہ فوجی عدالتیں قانون کی حکمرانی کے لیے احترام میں اضافہ کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔

☆ سزائے موت پر عارضی پابندی بحال کی جائے اور آئی سی پی آر کے دوسرے پروٹوکول کی توثیق کر کے سزائے موت ختم کی جائے۔

☆ سزائے موت کو صرف انتہائی سنگین جرائم تک محدود کیا جائے۔ موت کی سزا کی فہرست میں مزید جرائم شامل نہ کیے جائیں۔

# قانون کی حکمرانی

# سزائے موت

موجودہ اختیاری پروٹوکول کی فریق ریاست میں سے کسی بھی فرد کو پھانسی نہیں دی جائے گی۔ ہر فریق ریاست اپنے دائرہ اختیار کی حدود میں سزائے موت کے خاتمے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی۔

**آئی سی سی پی آر کا دوسرا اختیاری پروٹوکول**
**[آرٹیکل۔1]**

سال کے اختتام پر انسانی حقوق کے کارکنوں اور انصاف ورحم پر یقین رکھنے والوں کو یہ جان کر حیرانی ہوئی کہ پاکستان نے 161 دیگر ملکوں کے ہمراہ اقوامِ متحدہ کی ایک قرارداد کی حمایت میں ووٹ ڈالا جس میں سزائے موت پر عارضی پابندی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ خبر جتنی اچھی تھی اتنی ہی غیر مصدقہ تھی۔۔۔ چند گھنٹوں کے اندر دفتر خارجہ نے کہا کہ یواین نے رپورٹ مرتب کرنے میں غلطی' کی تھی۔ پاکستان نے اپنی مستقل پالیسی' کی مطابقت میں قرارداد کی مخالفت میں ووٹ ڈالا تھا۔ اس طرح ایک اور موقع ضائع کر دیا گیا۔ سزائے موت کا سب سے بڑا نشانہ غریب اور غیر تعلیم یافتہ لوگ بنتے ہیں جنہیں غیر معیاری قانونی دفاع پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ دباؤ کے ذریعے لیا گیا اعترافِ جرم'، غیر مصدقہ شہادت اور ذاتی جھگڑے نبٹانے کے لیے لگائے گئے الزامات، قانون نافذ کرنے والے افسروں کی ناقص تحقیقات ناقص فوجداری نظام انصاف کی وہ تمام خصوصیات ہیں جو 27 جرائم کے لیے سزائے موت کا سبب بن رہی ہیں۔ ان میں سے کئی جرائم موت کا سبب نہیں بنتے۔

## ہولناک اعداد وشمار

قیدیوں کے حقوق کے لیے کام کرنے والی ایک غیر سرکاری تنظیم، جسٹس پراجیکٹ پاکستان (جے پی پی) کے مطابق:

- سال کے اختتام پر 4,688 قیدی پھانسی کے منتظر تھے۔
- 2014 سے لے کر اب تک کم از کم 500 کو پھانسی دی جا چکی ہے جن میں سے 14 کو 2018 میں پھانسی دی گئی۔
- سزائے موت کے قیدیوں کی تعداد میں کمی کے باوجود دنیا بھر میں دی جانے والی پھانسیوں میں سے 13 فیصد

پھانسیاں پاکستان میں دی گئی ہیں۔

- 2014 سے لے کر اب تک، پاکستان میں دی گئی پھانسیوں میں سے 81 فیصد پنجاب میں دی گئیں اور 89 فیصد لوگوں کو سزائے موت پنجاب میں سنائی گئی۔
- ایک فرد کا پھانسی سیل میں اوسط وقت 11 سال ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ، 'سزائے موت اور پھانسیاں: 2017' جو اپریل 2018 میں شائع ہوئی کے مطابق، سب سے زیادہ پھانسیاں دینے والے ممالک میں پاکستان پانچویں نمبر پر ہے اور دنیا بھر میں دی گئی پھانسیوں کا 84 فیصد پھانسیاں جن چار ملکوں میں دی گئیں ان میں پاکستان بھی شامل تھا۔

رپورٹ میں مزید بتایا گیا کہ چار دیگر ملکوں کے علاوہ پاکستان میں 'سزائے موت کے قیدیوں میں کمسن بچے بھی شامل تھے اور یہ کہ 'ایسے لوگوں کو سزائے موت سنانا اور پھانسی دینا جو جرم کے وقت 18 برس سے کم عمر کے تھے عالمی قانون کی خلاف ورزی ہے۔ کئی دیگر ملکوں کے ساتھ پاکستان کا ذکر ایسے ملک کے طور پر بھی کیا گیا جہاں ذہنی معذوریوں کے شکار لوگوں کو پھانسی دی گئی یا سزائے موت سنائی گئی۔

وفاقی محتسب کی جانب سے عدالتِ عظمیٰ کو جمع کروائے گئے اعداد و شمار کے مطابق سزائے موت کے قیدیوں کی تعداد میں 2,476 قیدیوں کی کمی ہوئی ہے۔ 2012 کے بعد سے سزائے موت کی قیدیوں میں 35 فیصد کمی کے باوجود، دنیا بھر میں دی جانے والی پھانسیوں میں سے 24 فیصد پھانسیاں پاکستان میں دی گئی ہیں اور 2004 سے ہر سال اوسطاً 351 لوگوں کو سزائے موت سنائی جا رہی ہے۔

پاکستان کی جیلیں قیدیوں سے بھری پڑی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جیلوں کی گنجائش سے 57 فیصد زیادہ قیدی وہاں مقید ہیں۔ دن کے زیادہ تر حصے میں آٹھ قیدی سیل میں ہوتے ہیں جو دو قیدیوں کے بنایا گیا تھا، اور ان کی تعداد بڑھتی رہتی ہے۔

| سزائے موت | سیشن کورٹ | | فوجی عدالتیں | | انسداد دہشت گردی عدالتیں | | انسداد منشیات عدالتیں | | دیگر/معلومات دستیاب نہیں | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | 2017 | 2018 | 2017 | 2018 | 2017 | 2018 | 2017 | 2018 | 2017 | 2018 |
| سزائے موت سنائی گئی | 215 | 149 | 9 | 156 | 34 | 34 | - | 6 | 3 | 1 |
| پھانسیاں دی گئیں | 18 | 11 | 43 | 1 | 2 | 2 | - | - | 1 | - |

سزائے موت کے حوالے سے ایچ آر سی پی کے جمع کردہ کوائف

| کل | 2017 | 2018 |
|---|---|---|
| سزائے موت سنائی گئی | 261 | 346 |
| پھانسیاں دی گئیں | 64 | 14 |

## ذہنی بیماری اور سزائے موت

اپریل میں عدالت عظمیٰ نے کنیز فاطمہ اور امداد علی کی سزائے موت کا دوبارہ جائزہ لیا۔ ان دونوں کا پس منظر بتاتا ہے کہ وہ ذہنی بیمار رہے ہیں۔ اس وقت چیف جسٹس نے کہا "مجھے نہ تو عقل اور نہ ہی شعور یہ یقین کرنے کی اجازت دیتا ہے کہ ہم ذہنی معذوری کے شکار نا کارہ فرد کو پھانسی دینے کے روادار ہو سکتے ہیں"۔

اکتوبر میں عدالت عظمیٰ نے معروف ماہرین نفسیات کو ایک میڈیکل بورڈ بنانے کا حکم دیا تاکہ پتہ چل سکے کہ امداد علی کو کب بیماری لاحق ہوئی۔ وہ 16 برس سے جیل میں ہے اور اس کے کئی بار ڈیتھ وارنٹ جاری ہو چکے ہیں۔ میڈیکل بورڈ کو دو ماہ کے اندر اپنی حتمی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔ بنچ کے ایک رکن نے کہا کہ "ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ اگر قیدی کو اپنی پھانسی سنائے جانے کی تاریخ سے دو سال قبل بیماری لگی ہو تو کیا اس صورت میں اسے پھانسی دینا مناسب ہے کہ نہیں؟

یہی حکم کنیز فاطمہ پر لاگو ہوتا ہے جو 29 برس سے جیل میں ہے اور اس کے وکیل کے مطابق وہ 12 برس سے کچھ نہیں بولی اور بغیر کسی کی مدد کے نہ کھا پی سکتی ہے اور نہ ہی اپنا خیال رکھ سکتی ہے۔

63 سالہ سلیم احمد قتل کے الزام میں 14 برس سے جیل میں ہے۔ تحقیقاتی افسر نے اپنے بیان میں کہا کہ اسے سلیم احمد کی ذہنی بیماری کا علم تھا اور ٹرائل کورٹ نے تسلیم کیا تھا کہ وہ "مخبوط الحواس" تھا اور اسے "زمان و مکان کا کچھ بھی احساس نہیں تھا'۔ اس کے باوجود 2004 میں اسے سزائے موت سنائی گئی۔ 2017 میں اس کی طے شدہ پھانسی معطل کی گئی اور بعد میں نومبر 2018 میں ایک میڈیکل بورڈ نے تصدیق کی کہ وہ طویل عرصہ سے شیزوفرینیا (ایک قسم کا دماغی عارضہ) میں مبتلا ہے اور اسے مستقل علاج کی ضرورت ہے۔

نومبر میں ہیومن رائٹس واچ نے کہا کہ ذہنی بیماریوں میں مبتلا لوگوں پر سزائے موت ختم کی جائے کیونکہ یہ ملک کے عالمی قانونی فرائض' کی خلاف ورزی ہے جن کے مطابق ہر فرد کو ظالمانہ، غیر انسانی، یا توہین آمیز سزا سے تحفظ کا حق حاصل ہے۔

## شک و شبہ سے بالاتر:

جسٹس پراجیکٹ پاکستان کی ایک رپورٹ کے مطابق قتل کے مقدمات نبٹانے کے لیے عدالت عظمیٰ کے تشکیل کردہ اسپیشل اپیلٹ بنچ نے 2014 سے لے کر اب تک 546 اپیلوں میں 467 موت کی سزائیں کالعدم قرار دی ہیں۔ اعلیٰ عدالت کی طرف سے سزائے موت کے قیدیوں کی برِیت کی یہ شرح 85 فیصد بنتی ہے۔ زیادہ تر فیصلوں میں سزائے موت کے ملزموں کی رہائی کی وجہ ناقص تحقیقات، غیر تسلی بخش شہادت اور ناقص ٹرائل قرار دی گئی۔ یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دنیا میں سزائے موت کی اوسط شرح سے زیادہ تعداد میں سزائے موت کے مقدمات کے تصفیے کے لیے صرف ایک بنچ کافی ہے؟ خاص طور پر ایسے حالات میں جن میں ایک تحقیق کے مطابق،

سزائے موت کے خلاف ایچ آر سی پی کی ریلی

قیدی اپنی بریت یا سزائے موت سے قید کی سزا میں تبدیلی کے عرصہ تک اوسطاً 11 برس جیل میں گزارتا ہے۔ بعض ایسے واقعات بھی پیش آئے ہیں کہ قیدیوں کو ان پر عائد الزام سے بری الزمہ ہونے سے پہلے پھانسی لگا دی گئی۔

سال کے دوران، پشاور ہائی کورٹ (پی ایچ سی) نے فوجی عدالتوں کی دی گئی کئی سزائیں ختم کر دیں۔ اکتوبر میں پی ایچ سی نے دہشت گردی کے مقدمات میں ملوث 74 لوگوں کی رہائی کا حکم دیا۔ عدالت نے کہا کہ ان پر لگے الزامات ثابت نہیں ہو سکے۔ اطلاعات کے مطابق ان میں سے تقریباً 50 کو سزائے موت سنائی گئی تھی۔

## دیوانی تنازعات کا پہلو

جے پی پی کی رپورٹ میں اس اہم پہلو کی طرف توجہ دلائی گئی کہ بہت سے ایسے مقدمات جو سزائے موت پر منتج ہوئے ان کا سبب ایسے دیوانی تنازعات تھے جو شدت اختیار کر گئے اور ان میں لوگ مارے گئے۔ اس رائے کا اظہار کیا گیا کہ دیوانی تنازعات کے تصفیے میں تاخیر لوگوں کو قانون ہاتھ میں لینے پر اکساتی ہے جس کے نتیجے میں تشدد اور قتل کے واقعات پیش آتے ہیں اور پھر مجرموں پر سزائے موت کا اطلاق ہوتا ہے۔

## مسئلے کا حل

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی رپورٹ 2017 میں سزائے موت اور پھانسیاں میں دعویٰ کیا کہ دنیا سزائے موت کے خاتمے کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے اور ادارے کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ 'پھانسیاں دینے والے ملکوں کی تنہائی اس سے زیادہ نمایاں نہیں ہو سکتی'

گو کہ حتمی مقصد سزائے موت کا خاتمہ ہے، پھانسی پر عارضی پابندی کی بحالی فوجداری نظام انصاف میں اصلاحات جنہیں لمبے عرصے سے نظر انداز کیا جا رہا ہے، کی طرف پہلا قدم ہوگا۔ بہت زیادہ مقدمات میں عدالت

عظمیٰ کی طرف سے موت کی سزا ختم کی گئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ نظام میں غلطیوں اور ناانصافی کے بہت زیادہ امکانات ہیں۔ سزائے موت پر اگر قابو نہ پایا گیا تو پھر پسے ہوئے اور نمائندگی سے محروم لوگ اس کی بھینٹ چڑھتے رہیں گے۔

## سفارشات

- سزائے موت پر عارضی پابندی بحال کی جائے اور آئی سی سی پی آر کے دوسرے اختیاری پروٹوکول کی توثیق کر کے سزائے موت ختم کی جائے۔
- سزائے موت کو صرف انتہائی سنگین جرائم تک محدود کیا جائے۔ سزائے موت والے جرائم کی فہرست میں اور جرائم شامل نہ کیے جائیں۔

قانون کی حکمرانی

# پاکستان اور انسانی حقوق کا بین الاقوامی نظام

پاکستان کے عالمی سطح پر انسانی حقوق کے عہد و پیمان اور بین الاقوامی معاہدوں کے تحت عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کا جائزہ لینے کے لیے سال 2018 بے حد اہم تھا۔ اقوام متحدہ کی کونسل برائے انسانی حقوق نے پاکستان کے تیسرے سلسلہ وار جائزے (یو پی آر) کے نتائج کو اختیار کر لیا۔

یو پی آر اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے انسانی حقوق کے تحت قائم ایک اہم نظام ہے جس کا مقصد انسانی حقوق سے متعلق رکن ممالک پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں اور معاہدوں پر عملدرآمد بہتر بنانا ہے۔ یو پی آر دراصل دیگر رکن ممالک کی جانب سے جائزے کا عمل ہے، جس میں ہر رکن ملک کی انسانی حقوق سے متعلق کارکردگی کا ہر چار سے پانچ سال بعد جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ جائزہ کونسل برائے انسانی حقوق کے 47 اراکین پر مشتمل ایک یو پی آر ورکنگ گروپ لیتا ہے۔ اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کو دیگر ریاستوں کے یو پی آر جائزے میں حصہ لینے اور سفارشات پیش کرنے کا حق حاصل ہے۔

تیسری یو پی آر رپورٹ میں ایسے تشویشناک امور کی نشاندہی کی گئی جو 2008 اور 2012 میں ہونے والے پچھلے دو جائزوں میں بھی سامنے آئے تھے۔ پاکستان کا تیسرا یو پی آر 16 نومبر 2017 کو ہوا اور جائزے کے دوران 289 سفارشات پیش کی گئیں۔ اس جائزے میں 111 ریاستوں نے شرکت کی اور 14 ریاستوں نے اپنے سوالات پہلے سے جمع کروا دیے تھے۔

جائزے کے عمل کے دوران پاکستان کے لیے مختلف النوع سفارشات پیش کی گئیں۔ ان سفارشات میں سزائے موت کے خاتمے کی نیت سے اس پر عارضی پابندی، 'توہین مذہب و رسالت' کے قوانین کو بین الاقوامی قوانین کے مطابق بنانے کے لیے ختم کرنا یا تبدیل کرنا، اور مذہبی اقلیتوں، انسانی حقوق کے محافظین، صحافیوں اور خطرات کی زد میں آئے دیگر گروہوں کی حفاظت شامل ہیں۔

پاکستان نے 2012 کے یو پی آر جائزے میں سے چند پر عملدرآمد کیا ہے۔ پاکستان نے قومی کمیشن برائے انسانی حقوق قائم کیا۔ یہ کمیشن انسانی حقوق کی صورت حال کا جائزہ لینے کا مجاز ادارہ ہے، تاہم اسے آزادنہ حیثیت میں کام کرنے کے لیے مزید اختیارات دینے کی ضرورت ہے۔ پاکستان نے وعدے کے مطابق گھریلو تشدد اور کام کرنے کی جگہ پر جنسی ہراسانی کو جرم قرار دینے، غیرت کے نام پر قتل کے خلاف قوانین کو بہتر بنانے اور

لبرٹی چوک لاہور میں ایک ریلی کے مظاہرین جبری گمشدہ افراد کی بازیابی کا مطالبہ کر رہے ہیں

ہندو شادیاں رجسٹر کرنے کے لیے قانون سازی بھی کی ہے۔

دوسری یو پی آر رپورٹ پر عملدرآمد کرتے ہوئے، پاکستان نے مذہبی اقلیتوں کے خلاف پرتشدد حملوں کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا عہد کیا۔ پاکستان نے توہین مذہب کے قوانین کے غلط استعمال اور مذہب کی جبری تبدیلی کے واقعات کی روک تھام کا بھی عہد کیا۔ اس سب کے باوجود، 2012 سے اب تک مذہبی اقلیتوں کے عدم تحفظ اور ان پر ظلم وستم میں اضافہ ہوا ہے۔

یو پی آر کی رپورٹ پر اپنے بیان میں پاکستان نے مذہبی آزادی اور آزادی اظہار رائے سے متعلق قوانین کو آئی سی سی پی آر کے مطابق ڈھالنے کے لیے، ان کا جائزہ لینے کا عہد کیا۔

پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 295 سی توہین مذہب کے لیے سزائے موت لازم قرار دیتی ہے، اگرچہ اس شق کے تحت آج تک کسی کو پھانسی نہیں دی گئی۔ پاکستانی حکومت، توہین مذہب و رسالت کے قوانین میں ترمیم یا تبدیلی کرنے میں ناکام رہی ہے، اس قوانین کی مختلف شقیں مذہبی اقلیتوں کے خلاف تشدد اور تشدد کے ذمہ داران کو تحفظ دینے کا باعث بنتی ہیں۔

2012 کے یو پی آر کے دوران، پاکستان نے صحافیوں پر حملے کرنے والے تمام افراد اور اداروں کے خلاف تفتیش اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں لانے ' کی تجویز کو تسلیم کیا تھا، تاہم حکومت کی جانب سے اب تک اس ضمن میں کسی قسم کے اقدامات نہیں کیے گئے۔ حکومت صحافیوں پر حملوں کی روک تھام اور ایسے حملوں کے ذمہ داران کے خلاف تفتیش اور انہیں سزا دلانے کے لیے قانون سازی ' کرنے کے اپنے عہد پر عمل کرنے سے بھی قاصر رہی ہے۔

2012 کے یو پی آر میں حکومت نے عدلیہ، قانون کے نفاذ اور قید خانوں میں اصلاحات کے ساتھ ساتھ جرائم اور بدعنوانی کی روک تھام جاری رکھنے' کی تجویز کی حمایت کی تھی۔ فوجداری نظام انصاف میں اصلاحات کرنے کی بجائے، پاکستان نے خفیہ فوجی عدالتوں کے قیام کی منظوری دی۔ ان عدالتوں کے عام شہریوں کے خلاف دہشت گردی کے مقدمات کی سماعت اور سزائے موت دینے کا اختیار موجود ہے۔

یو پی آر کے دوران پاکستان نے جبری گمشدگیوں کو جرم قرار دینے اور اپنی ذمہ داریوں کی مکمل تکمیل ہونے کے لیے جبری گمشدگیوں کی تحقیقات کے لیے قائم کمیشن کے اختیارات میں اضافے' کی تجویز کی بھی حمایت کی تھی۔ پاکستان اپنا یہ عہد نبھانے میں ناکام رہا ہے۔

2012 میں ہونے والے پچھلے یو پی آر کے دوران، حکومت نے بچوں کے ساتھ جنسی بدسلوکی اور استحصال کے خاتمے کے لیے جامع اقدامات' کرنے کی تجویز منظور کی تھی۔ مئی 2016 میں کمیٹی برائے حقوق اطفال نے پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ لیا، کمیٹی نے بچوں پر اثر انداز ہونے والے متعدد مسائل پر تشویش کا اظہار کیا، جن میں نابالغ افراد کی پھانسیاں، فرقہ وارانہ تشدد اور دہشت گردی کے اثرات، پولیس حراست میں بدسلوکی اور تشدد، اور بچوں سے سخت مشقت لینے جیسے مسائل شامل ہیں۔ پاکستانی حکومت، ملک بھر میں بچوں کے حقوق کے نفاذ کے لیے ایک آزاد قومی کمیشن برائے حقوق اطفال قائم کرنے میں ناکام رہی۔

پاکستانی حکومت نے 2012 کے یو پی آر کے دوران بچوں، عورتوں اور معذور افراد کی بہبود کے لیے کام جاری رکھنے کا' پر رضامندی ظاہر کی۔ پاکستان نے 2011 میں معذور افراد کے حقوق کے کنونشن کی توثیق کی تھی، تاہم اس کنونشن پر عملدرآمد نہیں ہوسکا۔ مثال کے طور پر، کنونشن کے تحت پاکستان معذور افراد کو صحت کی کافی سہولیات اور نظام عدل میں خصوصی افراد کی شمولیت کے لیے قواعد وضوابط میں تبدیلی لانے کا پابند ہے۔ تاہم معذور قیدیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے خاطر خواہ حفاظتی اقدامات نہیں کیے گئے۔ جسمانی اور نفسیاتی وسماجی معذوری کے شکار افراد کال کوٹھڑیوں کے سخت حالات میں رکھے گئے ہیں۔ ایسے افراد کو قید تنہائی میں بھی رکھا جاتا ہے جو پہلے سے موجود نفسیاتی اور دماغی امراض کے شکار افراد کے لیے تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے۔

انسانی حقوق کے محافظین کے تحفظ کے معاملے پر، کینیڈا نے پاکستان کو انسانی حقوق کے محافظین، صحافیوں، بلاگروں اور جمہوریت کے فروغ کے لیے کام کرنے والے دیگر افراد کو دھمکانے، اغوا کرنے والوں یا ان پر حملہ کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کی تجویز دی۔ آزادی اظہار کو یقینی بنانے کے لیے آسٹریا نے صحافیوں پر حملوں کی روک تھام، ایسے واقعات کی تفتیش اور حملہ آوروں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے موثر قانون سازی کی تجویز دی۔

یو پی آر میں شریک پاکستانی وفد نے اپنی کامیابیوں کے ضمن میں انتخابات میں خواتین کی بطور ووٹر اور بطور امیدوار شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے الیکشن ایکٹ 2017؛ متعلقہ قوانین میں ضروری تبدیلیوں کے لیے معذور افراد کے حقوق کے کنونشن کے جائزے؛ ٹرانس جینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) بل کے سینیٹ میں متعارف

پاکستان کوانسانی حقوق کے بنیادی اصولوں کی پاسداری کے لیے ابھی بہت کچھ کرنا باقی، مثال کے طور پر مذہب کی تضحیک کے قانون کے ناجائز استعمال کی روک تھام کے لیے مؤثر اقدامات اٹھائے جائیں

کرائے جانے؛ ریپ اور غیرت' کے نام پر جرائم کے خلاف نئے قوانین کے نفاذ؛ نظام قانون کو کنونشن برائے حقوق اطفال کے مطابق ڈھالنے کے لیے بچوں کے تحفظ اور قومی کمیشن برائے حقوقِ اطفال کے قیام کے لیے قوانین کی منظوری؛صحت کے شعبے میں واضح اہداف اور بجٹ کے ساتھ قومی ترجیاقت کے تعین کے لیے قومی وژن برائے صحت (2016–2025) کی منظوری، بچوں کو لازمی حفاظتی ٹیکوں کے قانون کے متعارف کرائے جانے کا تذکرہ کیا۔

صوبائی سطح پر اپنی کامیابیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے پاکستانی وفد نے پنجاب پروٹیکشن آف ویمن اگینسٹ وائلنس ایکٹ، سند اور بلوچستان میں گھریلو تشدد کے خاتمے کے قوانین، پنجاب فیئر ریپریزنٹیشن آف ویمن ایکٹ، اور پنجاب میرج ریسٹرینٹ (ترمیم شدہ) ایکٹ کا ذکر کیا۔

وفد کے مطابق بین الصوبائی وزارتی گروپ جیسے ادارے ملک بھر میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے کام کر رہے ہیں۔ وفد نے سزائے موت کے استعمال کو میثاق برائے شہری وسیاسی حقوق ے مطابق قرار دیا۔ وفد کا کہنا تھا کہ صرف سنگین جرائم کے لیے سزائے موت دی جا رہی ہے اور 18 سال سے کم عمر افراد پر اس سزا کا نفاذ نہیں کیا جا رہا۔ وفد کا یہ بھی کہنا تھا کہ توہین مذہب ورسالت کے قوانین متعصّبانہ نہیں، یہ قوانین تمام مذاہب کا احاطہ کرتے ہیں اور ان کا نفاذ مسلم اور غیر مسلم دونوں پر ہوتا ہے اور ان قوانین کا غلط استعمال روکنے کے لیے متعدد حفاظتی قواعد موجود ہیں۔ آزادی اظہار رائے کے معاملے پر تشویش میں اضافے پر تبصرہ کرتے ہوئے وفد کا کہنا تھا کہ آئین کی شق 19 آزادی اظہار کو تحفظ فراہم کرتی ہے، اور پریس کی آزادی، جوابدہی کے فروغ اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ میں کلیدی کردار کے باعث صحافیوں کا تحفظ نہایت اہم ہے۔

# یو پی آر پر ایچ آر سی پی کا ردعمل

دسمبر 2018 میں عالمی علامیہ برائے انسانی حقوق کی سترویں سالگرہ کے موقع پر پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے اپنے اعزازی ترجمان اور انسانی حقوق کے تجربہ کار محافظ، جناب آئی اے رحمان کے خطبے کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں طلبہ، وکلاء، انسانی حقوق کے کارکنان اور ذرائع ابلاغ کے نمائندگان سمیت سول سوسائٹی نے بڑے پیمانے پر شرکت کی۔

اس خطبے کا موضوع، 2017 میں ہونے والے تیسرے سلسلہ وار جائزے میں پاکستان کی کارکردگی تھا۔ کونسل برائے انسانی حقوق کی زیرِ صدارت ہونے والے جائزے میں، تمام رکن ممالک کو اپنے ہاں انسانی حقوق سے متعلق صورت حال اور انسانی حقوق سے متعلق عالمی ذمہ داریوں سے متعلق کیے گئے اقدامات سے آگاہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

ایچ آر سی ملک میں انسانی حقوق سے متعلق صورت حال پر دیگر ممالک کی جانب سے دی جانے والی تجاویز میں اضافے پر تشویش کا اظہار کر چکا ہے۔ 2017 کے جائزے میں پاکستان کی جانب سے متعدد تجاویز کی حمایت' کمیشن کے لیے حوصلہ افزا پیش رفت ہے، ان تجاویز میں جبری گمشدگیوں کو غربت اور عدم مساوات میں کمی؛ جبری گمشدگیوں کو جرم قرار دینا اور جبری گمشدگی اور ماورائے عدالت قتل کی تمام شکایات کی بھرپور تفتیش یقینی بنانے کے لیے قانون سازی؛ ایذا رسانی کے مرتکب تمام افراد کو انصاف کے کٹہرے میں لانا؛ تمام افراد کو منصفانہ عدالتی سماعت کا حق فراہم کرنا؛ اور صحافیوں اور میڈیا کارکنان کے خلاف حملے کرنے والوں کو حاصل تحفظ کا خاتمہ شامل تھے۔

تاہم پاکستان نے انسانی حقوق کے متعدد اہم اصولوں سے متعلق سفارشات کی حمایت' کی بجائے انہیں نوٹ کرنے' پر اکتفا کیا۔ ان سفارشات میں سیکیورٹی اہلکاروں کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر کی گئی تفتیش اور مواخذے کی تفصیلات عام کرنا؛ خواتین، بچیوں اور لسانی و مذہبی اقلیتوں سمیت مظلوم طبقات کے خلاف متعصّبانہ قوانین میں ترامیم؛ بچوں کے حقوق کا تحفظ خاص کر انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے دوران؛ نابالغ افراد کو سزائے موت سنانے اور پھانسی دینے اجتناب؛ اور مذہبی اقلیتوں کے خلاف توہین مذہب و رسالت کے قوانین کے غلط استعمال اور تشدد کی روک تھام شامل ہیں۔

ایک بیان میں، ایچ آر سی پی نے ریاست پر زور دیا کہ وہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے نظام کے ساتھ تعاون جاری رکھے اور یو پی آر کی ان تمام سفارشات کو اصولاً اور عملاً اختیار کرے جن کی جائزے کے دوران پاکستان نے حمایت' کی تھی یا انہیں نوٹ کیا' تھا۔ ایچ آر سی پی نے 2022 تک انسانی حقوق کے ریکارڈ میں خاطر خواہ بہتری لانے پر بھی زور دیا۔ لیکن صرف ریاست کا تاثر بہتر کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے کیوں کہ یہ اصول ریاست کے اخلاقی کردار کا حصہ ہیں، اور انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کے تحت (جس کی توثیق پاکستان کر چکا ہے) شہریوں اور باشندوں کے حقوق کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری ہے۔

خطبے کے موقع پر سابق سینیٹر فرحت اللہ بابر نے مطالبہ کیا کہ انسانی حقوق کا ریکارڈ بہتر بنانے کے لیے عالمی سلسلہ وار جائزے کے دوران دی جانے والے اقوام متحدہ کی سفارشات کو پارلیمان کے سامنے پیش کیا جائے۔ انہوں نے ملک میں انسانی حقوق کی خراب ہوتی صورت حال کی نشاندہی کی، جہاں جبری گمشدگیاں کسی بھی سزا کے خوف کے بغیر جاری ہیں، گوانتانامو جیسے حراستی مراکز موجود ہیں، انسانی حقوق کے محافظین کے خلاف خطرات بڑھ رہے ہیں، نقل وحمل کی آزادی محدود ہے، سنسرشپ نافذ ہے، اور مہاجرین کے حقوق کے تحفظ کے لیے کسی قسم کی قانون سازی نہیں کی گئی۔

## اقوام متحدہ کا کونسل برائے انسانی حقوق کے لیے انتخاب

اکتوبر 2017 میں، پاکستان جنوری 2018 سے دسمبر 2020 تک اقوام متحدہ کی کونسل برائے انسانی حقوق کا رکن منتخب ہوا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 15 ریاستوں کو تین سال کے لیے اقوام متحدہ کی کونسل برائے انسانی حقوق کا رکن منتخب کیا۔ ایشیا پیسفک خطے سے پانچ امیدواروں میں سے نیپال، قطر، افغانستان اور پاکستان کا انتخاب کیا گیا۔

اقوام متحدہ کی قرارداد 60 / 251 کے مطابق کونسل کے منتخب اراکین انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے اعلیٰ ترین معیارات پر عملدرآمد ' کریں گے۔ قرارداد کے مطابق کونسل کے اراکین کے انتخاب کے وقت، انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لیے امیدواران کی کوششوں اور رضا کارانہ بنیادوں پر کیے گئے وعدوں کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

پاکستان نے کونسل برائے انسانی حقوق کے لیے اپنے انتخابی وعدے میں اس امر کی توثیق کی کہ پاکستان تمام انسانوں کے لیے عالمگیر انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کی تائید، فروغ اور تحفظ کا پختہ عزم رکھتا ہے۔ تاہم انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں کے مطابق یہ وعدہ پاکستان کو درپیش انسانی حقوق کے متعدد سنگین مسائل کا احاطہ نہیں کرتا۔ ان مسائل میں جبری گمشدگیاں، سزائے موت کا استعمال، توہین مذہب و رسالت کے قوانین، فوجی عدالتوں کا استعمال، حقوق نسواں بشمول تعلیم کا حق، اور انسانی حقوق کے محافظین، وکلاء اور صحافیوں کو درپیش خطرات شامل ہیں۔

## اقوام متحدہ کے خصوصی مندوبین سے تعاون

2012 سے اب تک پاکستان اقوام متحدہ کے ججوں اور وکلاء کی آزادی کے خصوصی مندوب اور اقوام متحدہ کے ورکنگ گروپ برائے جبری گمشدگی کی جانب سے ملک کا دورہ کرنے کی درخواستوں کو قبول کرتا آیا ہے۔ تاہم دیگر امور کے مندوبین کی جانب سے دی گئی درخواتیں زیر التواء ہیں۔ ان مندوبین میں ماورائے عدالت قتل (2000 سے زیر التواء)؛ انسانی حقوق کے محافظین کی صورت حال (2003 سے زیر التوا)؛ انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے دوران انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ (2006 سے زیر التواء)؛ مذہب اور عقیدے کی آزادی (2006 سے زیر التواء) اور ایذا رسانی اور ظالمانہ، غیر انسانی اور تذلیل آمیز سلوک اور سزاؤں (2010 سے زیر التواء) کے امور پر کام کرنے والے مندوبین کی درخواستیں شامل ہیں۔

# عالمی ادارہ برائے محنت (آئی ایل او)

آئی ایل او اقوام متحدہ کا واحد سہ فریقی ادارہ ہے۔ مشقت اور محنت کے معیار طے کرنے، پالیسی سازی اور مردوزن کے لیے مہذب روزگار کے پروگرام وضع کرنے کے لیے یہ ادارہ اقوام متحدہ کے 187 رکن ممالک کی حکومتوں، آجرین اور کارکنوں کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔

حکومت پاکستان ے آئی ایل او کے 189 کنونشنوں میں سے 8 مرکزی میثاق سمیت صرف 36 کی توثیق کی ہے، جن میں سے 31 اب بھی نافذ العمل ہیں۔ یہ آٹھ بنیادی میثاق: جبری مشقت، یونین سازی کے حق، اجتماعی سوداکاری، مساوی اجرت، جبری مشقت کے خاتمے؛ ملازمت اور پیشے کے انتخاب میں امتیازی سلوک، عمر کی کم سے کم حد، بچوں سے مشقت کی بدترین صورتوں کا احاطہ کرتے ہیں۔

پاکستان نے کبھی بھی ان بنیادی کنونشنز کا مکمل اطلاق نہیں کیا۔ قوانین کی موجودگی کے باوجود، قوانین کی منظوری اور ان کے اطلاق میں وسیع خلیج موجود ہے۔ ان میثاقات اور تجاویز کے اطلاق کے لیے بنائی گئی آئی ایل او کے ماہرین کی کمیٹی 2016 سے 2018 کے دوران متعدد مرتبہ اس امید کا اظہار کر چکی ہے کہ پاکستانی حکومت ان معاہدات کے تحت اپنی کارگزاری رپورٹ، سفارشات اور پروٹوکول متعلقہ اداروں کو جمع کرانے کی اپنی ذمہ داری پوری کرے گی، اور اس ضمن میں آئی ایل او کو آگاہ کرے گی۔

پاکستان نے سی 144۔ سہ فریقی کنسلٹیشن (انٹرنیشنل لیبر سٹینڈرڈز) کنونشن 1976 کی توثیق 1994 میں کی تھی۔ 18 ویں ترمیم کے بعد محنت کا محکمہ صوبوں کے پاس آ گیا ہے۔ محنت مزدوری سے متعلق صوبائی قوانین کی

پاکستان نے اہم آئی ایل او کنونشنز کا کبھی بھی مکمل نفاذ نہیں کیا

منظوری کا عمل سست روی کا شکار ہے، سوائے صوبہ سندھ کے جہاں متعدد لیبر قوانین منظور کیے جا چکے ہیں۔ 2017 کے اختتام پر سندھ نے اپنی مشاورتی نشست منعقد کی اور 14 قوانین کی منظوری دی، جس کے بعد نئے قواعد کی تیاری کا عمل شروع ہوا۔ 2018 میں سندھ نے آئی ایل او کے تکنیکی اور مالی تعاون سے دوسری مشاورتی نشست منعقد کی۔ یہ نشست آئی ایل او کے انٹرنیشنل لیبر اینڈ انوائرمینٹل سٹینڈرڈز پراجیکٹ کے تحت منعقد کی گئی۔ آئی ایل او کا یہ پراجیکٹ یورپی یونین اور جرمنی کے فنڈز سے چلنے والے لیبر سٹینڈرڈز ان گلوبل سپلائی چین پراجیکٹ کی امداد کے ذریعے چلایا جا رہا ہے۔ اس نشست کے نتیجے میں پانچ لیبر قوانین کے لیے ضوابط کا تشکیل دیئے گئے۔ ان قوانین میں سندھ انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ 2013، سندھ بانڈڈ لیبر (امتناعی) ایکٹ 2015، سندھ میں جبری مشقت کے خاتمے کا قانون 2017، سندھ ٹرمز آف ایمپلائمنٹ ایکٹ (سٹینڈنگ آرڈر) 2015، اور سندھ ورکرز کمپنسیشن ایکٹ 2015 شامل ہیں۔ دیگر صوبے تاحال سہ فریقی کنسلٹیشن پر عملدرآمد سے قاصر ہیں۔

پاکستان نے تاحال جن اہم کنوینشنز کی توثیق نہیں کی ان میں آلودگی سے پاک ماحول؛ تعمیراتی کام، زراعت اور کانوں میں صحت و حفاظت،؛ گھریلو ملازمین؛ بڑے صنعتی حادثوں سے بچاؤ؛ اور کم سے کم اجرت کے کنونشن شامل ہیں۔ پاکستان میں ہونے والے بڑے صنعتی حادثے خاص کر معدنی کانوں میں ہونے والے پے در پے حادثے قانون سازی کی فوری ضرورت کی نشاندہی کرتے ہیں۔

## جی ایس پی پلس

ترجیحات کا عمومی نظام (جی ایس پی پلس) یورپی یونین کا وضع کردہ نظام ہے جس کے تحت خطرات کے شکار اور ترقی پذیر ممالک کو کم یا بغیر محصولات کے برآمدات کی سہولت دیتا ہے۔ یورپی منڈیوں تک رسائی کے ذریعے یہ نظام ان ممالک کی ترقی میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ پاکستان نے جی ایس پی پلس درجے کے لیے باضابطہ درخواست دی تھی اور مارچ 2018 میں اسے یہ درجہ حاصل ہو گیا تھا۔ اس سے قبل یورپی پارلیمان نے 780 میں سے 406 ووٹوں کے ذریعے پاکستان کو جی ایس پی پلس درجہ دیا تھا۔

جی ایس پی پلس درجہ انسانی حقوق، لیبر، ماحولیات اور نظم حکومت سے متعلق 27 مرکزی کنونشنوں پر عملدرآمد سے مشروط ہے۔

جنوری 2018 میں یورپی یونین نے پاکستان کی کارکردگی جائزہ جاری کیا، یہ جائزہ 2016 سے 2017 تک کے دورانیے پر مشتمل تھا۔

یورپین یونین نے انسانی حقوق کی تائید اور فروغ کے سلسلے میں ہونے والی بعض پیش رفتوں اور حکومتی کاوشوں کی نشاندہی کی ہے، جن میں قومی ایکشن پلان برائے انسانی حقوق شامل ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا پاکستان کا پہلا منصوبہ ہے جس کی منظوری اس وقت کے وزیر اعظم نے 2016 میں دی تھی۔ ای یو نے اس منصوبے کو کسی قدر عامیانہ قرار دیتے ہوئے اس میں موجود بعض اہم ترجیحات اور اقدامات کا ذکر کیا ہے۔ یورپی یونین نے اس منصوبے سے

متعلق عوام کو آ گاہی دینے کے لیے رپورٹنگ کی کمی پر تشویش کا اظہار کیا ہے، جس کے باعث اس منصوبے میں شامل ترجیحات اور اقدامات پر عملدرآمد سے متعلق ابہام پایا جاتا ہے۔

یورپی یونین نے وفاقی اور صوبائی سطح پر بین الاقوامی معاہدوں کے اطلاق کے لیے خصوصی سیل بنانے کو ایک مثبت پیش رفت قرار دیا ہے۔ یورپی یونین کی رپورٹ میں جن دیگر امور کو مثبت قرار دیا گیا ہے ان میں قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کا قیام بھی شامل ہے، کمیشن 2015 میں قائم کیا گیا تھا۔ اپنے قیام کے دو برس کے دوران کمیشن نے فعال کردار ادا کرتے ہوئے متنازع موضوعات سمیت کئی مسائل پر اہم رپورٹس اور سفارشات دی ہیں۔ تاہم یورپی یونین کے مطابق کمیشن انتظامی اور معاشی طور پر خودمختار نہیں ہے، جو پیرس اصولوں کے منافی ہے۔ این سی ایچ آر کو بین الاقوامی معاہدوں سے متعلق اقوام متحدہ کی بعض کمیٹیوں کے سامنے پیش ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ پاکستان میں انسانی حقوق کے فروغ میں خواتین کے مقام اور مرتبے سے متعلق قومی اور صوبائی کمیشنوں نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ بچوں کی فلاح وبہبود کا قومی کمیشن بھی قائم کر دیا گیا ہے۔

درج بالا مثبت اقدامات کے ساتھ ساتھ یورپی یونین نے پاکستان کو درپیش انسانی حقوق کے متعدد ایسے مسائل کا ذکر کیا ہے جہاں صورت حال یا تو جوں کی توں ہے یا پہلے سے بھی مخدوش ہو چکی ہے۔ مثلاً جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل جیسے دیرینہ مسائل کے حل کے لیے اقدامات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اسی طرح حکومت نے ایذا رسانی کے بڑے پیمانے پر عام استعمال کی روک تھام سے متعلق کسی قسم کے موثر اقدامات نہیں کیے۔ یورپی یونین کے مطابق سزائے موت سنانے اور پھانسیاں دینے کا عمل تشویش ناک ہے۔ یورپی یونین کے مطابق سزائے موت کے حامل جرائم پر نظر ثانی درست سمت میں ایک مثبت قدم ہے۔

یورپی یونین کی جانب سے مذہبی اور لسانی اقلیتوں کو درپیش مشکل حالات پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا۔ یورپی یونین نے آزادی اظہار رائے، انجمن سازی کی آزادی، انسانی حقوق کے محافظین اور سول سوسائٹی کے اراکین، اور سول سوسائٹی کے لیے کم ہوتی جگہ پر بھی تحفظات کا اظہار کیا۔ یورپی یونین نے اس عرصے کے دوران پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال اور کارکردگی پر ملے جلے تاثرات کا اظہار کیا، اور بعض شعبوں میں اس کی وجہ حکومت کو درپیش مسائل بشمول سکیورٹی حالات اور اہلیت اور وسائل کی کمی کو قرار دیا۔ تاہم ان مسائل کے حل کے لیے یورپی یونین نے پاکستانی حکومت پر زور دیا کہ وہ اس سلسلے میں قوانین کے نفاذ کے لیے زیادہ فعال، دیرپا اور موثر کردار ادا کرے۔ یورپی یونین نے اقوام متحدہ کی ٹریٹی باڈیز کی سفارشات پر عملدرآمد، خامیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے اور متعلقہ بین الاقوامی معاہدات کے تحت عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی بھی تلقین کی۔